# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

---

*Tuesday, January 17, 1989*

---

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

---

## (RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا
عِندَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ۝

ترجمہ: لوگو جو مال و متاع تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا ناپائیدار
فائدہ ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے یعنی
ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے
ہیں اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز

# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

---

*Tuesday, January 17, 1989*

---

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House). Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

---

## (RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

ترجمہ: لوگو جو مال و متاع تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا ناپائیدار
فائدہ ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے یعنی
ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے
ہیں اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز

کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار
کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے
سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ
کرتے ہیں۔

## QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Before, I proceed with the Question Hour, this is just for the information of the gentlemen of the Press; in the daily 'Nawa-i-Waqt' Rawalpindi, of today certain headlines have been attributed to me which are out of context. In fact the main story does not contain those headlines in the manner in which they have been written. I would therefore, request the Press to kindly take care in reporting such statements.

Now, questions. Professor Khurshid Ahmed question No. 6.

### Nai Roshni Schools

6. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Education be pleased to state .

(a) whether it is a fact that the Government has decided to transfer Nai Roṣhni Schools scheme to the provinces, if so;

(b) whether the basic policy regarding employment of teachers and the related staff will remain unchanged; and

(c) whether the Government will ensure to provide alternative jobs to all persons to be rendered jobless by the said decision ?

Syed Amir Haider Kazmi: (a) No. The Government has not decided to transfer the Nai Roshni Schools to the Provinces.

(b) It is subject to review from time to time.

(c) The question is without any foundation in view of reply at "a" above.

پروفیسر خورشید احمد: ضمنی سوال۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ آپ کو وقت کم ملا ہے لیکن کیا حکومت نے اس بنیادی اسکیم کے بارے میں جس پر اس سے پہلے سینیٹ میں بحث بھی ہو چکی ہے۔ کوئی نئی پالیسی بنائی ہے یا بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے خصوصیت سے روزگار کے مسئلے کو سامنے رکھتے ہوئے؟

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, time should never be used as an excuse for lack of any kind of action but in this respect because of the basically fundamental and important nature of education, I can say with confidence that my colleague in the Cabinet who has responsibility for this has already initiated a comprehensive review of the Nai Roshni Schools' project and at the earlies possible time a statement will be made by the Government indicating its proposed course of action.

قاضی عبداللطیف: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ کیا سابقہ پالیسی اس سلسلے کے اندر بدستور قائم رہے گی اور یہ سکول بدستور قائم رہیں گے؟

جناب جاوید جبار: جناب چیئرمین! جس process کے ذریعے اس سارے منصوبے کا جائزہ لیا جا رہا ہے تو یقیناً سابقہ پالیسی کے مفید اور منفی پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے گا اور کوشش کی جائے گی کہ جہاں پر ان سکولوں کے ذریعے واقعی کوئی مثبت اقدامات اٹھائے گئے تھے ان کو محفوظ رکھا جائے اور جہاں پر اصلاح ممکن ہے وہ کی جائے۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت بیروزگاری ختم کرنے کے لئے ۱۴ ہزار مزید اسامیاں ان لوگوں کو روزگار دینے کے لئے پیدا کرے گی۔ جس کا وعدہ کیا گیا تھا یا جو وعدہ ہو رہا ہے۔

جناب جاوید جبار: جناب چیئرمین! جیسے میں نے عرض کیا نئی روشنی سکولز کا مکمل طور پر جائزہ لیا جا رہا ہے اس پہلو پر بھی غور کیا جائے گا اور میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی جائزے کا process مکمل ہو جائے گا ہم آپ کے سارے سوالات کا جواب دینے کی کوشش کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر محترم کچھ ہمیں اندازہ دے سکیں گے کہ جائزہ کتنا وقت لے گا اس

لیے کہ ماضی میں روایت یہ رہی ہے کہ وہ وعدے ہوتے رہے ہیں اور پھر کبھی بھی رپورٹیں نہیں آئی ہیں اگر ایک tentative time آپ بتا دیں تو بہتر ہے۔

**جناب جاوید جبار:** جناب چیئرمین اس پر کتنے سپلیمنٹری ہوں گے۔

Mr. Chairman: This is last supplementary.

**جناب جاوید جبار:** آئندہ جب ایجوکیشن کی باری آئے گی تو ہم وقت کا بھی اندازہ دے دیں گے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ! اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

## OVERCHARGING BY EMPLOYMENT PROMOTERS

7. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the approved overseas employment promoters are charging Rs. 15,000 to 50,000 as fee for providing employment abroad from each applicant whereas the rate of fee fixed by the Government is Rs. 2,350 per applicant; if so; and

(b) whether the Government is taking suitable steps to check this illegal business ?

Malik Mukhtar Ahmed Awan (read by Syed Iftikhar Hussain Gillani): (a) In some cases Overseas Employment Promoters have beeb found involved in over-charging the intending emigrants. In such cases action is taken against the culprits as provided under Section 12 (3) of Emigration Ordinace, 1979.

(b) The Government has taken steps to check this illegal business under the provisions of Emigration Ordinance, 1979. Such cases, whenever reported, are investigated by F.I.A. and criminal proceedings initiated in the special courts established specifically for this purpose under Section 24 (6) of the Emigration Ordinance, 1979.

**پروفیسر خورشید احمد:** ضمنی سوال۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ بلاشبہ یہ خوشی کی بات ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے۔ لیکن کیا وزیر محترم اس کی تفصیلات بتا سکیں گے، ایسے

کتنے افراد کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے prosecute کیا گیا ہے انہیں سزائیں دی گئی ہیں، نتائج کیا نکلے ہیں، کیا cases pending ہیں، کیا صورت حال ہے؟

Syed Iftikhar Hussain Gillani: There have been about 130 cases referred to FIA on account of these complaints during the years 1979-88 and there is yet another kind of the fake recruiting agents who were also discovered and 318 such fake recruiting agents cases also were convicted in fact by Special Courts under Section 24(6) of the Emigration Ordinance, 1979.

Mr. Chairman: I think Professor Sahib wanted some details.

Syed Iftikhar Hussain Gillani: The further details Mr. Chairman, regarding convictions and punishments will be supplied at the earliest opportunity, I don't have that right now.

پروفیسر خورشید احمد: میرے سوال کا ایک اور پہلو یہ بھی تھا کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ گورنمنٹ کا دعویٰ یہ ہے کہ اوورسیز فاؤنڈیشن جو ہے وہ ۲۳۵۰/- روپے فی درخواست دہندہ لیتی ہے لیکن مجھے جو اطلاعات مل رہی ہیں کہ اوورسیز فاؤنڈیشن خود بھی زیادہ لے رہی ہے اور اس قسم کی معلومات میرے علم میں آئی ہیں کہ ۷ ہزار سے ۱۰ ہزار روپے تک چارج کئے گئے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

Syed Iftikhar Hussain Gillani: Mr. Chairman, I don't think this is correct because the service charges are Rs. 2350 and if there are any specific cases pointed out to us, the Government will certainly take action against those promoters even if it is government agency or outside government agency. But we have not received any such complaint of a particular case.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! اگر وزیر محترم اس معاملے میں معلومات حاصل کر لیں تو زیادہ بہتر ہوگا اس لئے کہ ایسی ایجنسیاں خود گورنمنٹ کی ہوتی ہیں جن میں یہ شکایات ان کے سامنے لائی گئی ہیں اور اس میں distance کی بنیاد پر سات ہزار روپے ایکسٹرا لیا گیا ہے۔ اس کا نوٹس بھی لینے کی ضرورت ہے اس لئے اس بارے میں سٹیٹمنٹ زیادہ بہتر ہوگا۔

**Syed Iftikhar Hussain Gillani:** We certainly would Mr. Chairman. We would be grateful if such instances could be pointed out to us and even on this statement I assure the honourable member we will look into the matter and find out the culprits and then whenever the Chair so desires we will submit our report.

جناب چیئرمین : اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب

## DEVELOPMENT PROGRAMMES

8. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that orders have been issued for the implementation of developmental programmes pertaining to such ex-MNAs whose schemes were approved and only the release of funds were pending;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the names of such members of Punjab and Sindh on whose projects work has been started and whose projects has not been undertaken; and

(c) the reasons for not starting work on their projects?

**Syed Faisal Saleh Hayat (read by Raja Shahid Zafar):** (a) No.

(b) In view of answer at (a) above, it is not relevant.

(c) do.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوال !

پروفیسر خورشید احمد : میں جاننا چاہوں گا کہ آیا اس میں کوئی صداقت ہے کہ ایم این ایز اور سینیٹرز کو اس سے پہلے جو ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز دیئے گئے تھے وہ seized ہیں۔ میں اپنے بارے میں بتا سکتا ہوں کہ ۱۹۸۶ء سے ہمیں جو allocation دیا گیا تھا وہ seized ہے اس میں کچھ ذمہ داری ڈائریکٹ آپ پر نہیں آتی ہے اس بارے میں ہم جاننا چاہیں گے کہ آپ کی پالیسی کیا ہے اور آیا پہلے جو رقوم الاٹ ہو چکی تھیں جو اسکیمز sanction ہو چکی تھیں، ان پر عمل ہوگا یا نہیں ہوگا اور آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی ذرا وضاحت کر دیں۔

راجہ شاہد ظفر: یہ پابندی ۱۵ جون ۸۸ء کی کیبنٹ میٹنگ میں اسمبلیاں ٹوٹ جانے کے بعد لگائی گئی تھی۔ ہماری حکومت نے اس اکاؤنٹ کو ابھی freeze کیا ہوا ہے۔ جب تک اس پر کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ آگے کارروائی نہیں کریں گے۔ بہرحال ہم نے یہ فیصلہ ضرور کیا ہے کہ case to case جو on-going پراجیکٹ ہیں ان کو ہم جاری رکھنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ بھی ہم case to case دیکھیں گے کہ کونسے feasible ہیں اور کونسے ضروری ہیں۔

جناب سرتاج عزیز: جو پندرہ جون کا decision تھا وہ یہ تھا کہ جو on-going schemes ہیں، وہ چلتی رہیں گی کیونکہ ان میں feasibility اور تمام ٹیکنیکل باتیں طے ہو چکی ہیں اس لئے وہ on-going ہیں اور جو دوسری نئی سکیمیں ہیں، ان پر کام روک دیا گیا تھا۔ تو کیا یہ صحیح ہے کہ اب on-going سکیمیں بھی روک دی گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب راجہ شاہد ظفر صاحب۔

راجہ شاہد ظفر: جو نئی سکیمیں آپ on-going محسوس کرتے ہیں ان میں چونکہ بہت irregularities تھیں، ہماری حکومت کو بہت شکایات تھیں، ان میں جو آپ صحیح سمجھتے ہیں ان کے بارے میں آپ درخواست دیجئے اس پر غور کیا جائے گا اور جو genuine on-going schemes ہوں گی ان کو ہم نہیں روکیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! ہم کوئی بھیک نہیں مانگ رہے ہیں، ہم نے ایک بنیادی سوال کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے علم میں یہ بات آئی تھی اور سرتاج عزیز صاحب نے اس کی وضاحت بھی کر دی ہے کہ جن پراجیکٹ پر کام ہو رہا تھا، ان پر کام مکمل کرنے کی ہدایات تھیں اور جن پر کام شروع نہیں ہوا، انہیں روکا گیا تھا، تو کیا آپ کی حکومت نے اس پالیسی کو بدل دیا ہے، اگر نہیں بدلا ہے تو پھر on-going schemes پر کام کیوں رک گیا؟

راجہ شاہد ظفر: جناب چیئرمین! جن ممبر حضرات کے یہ فنڈز ہیں، اور جن کی on-going schemes ہیں وہ ہماری وزارت کو درخواست دے سکتے ہیں اور اس میں یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ سکیمیں ہماری on-going ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں سوال یہ تھا کہ کیا آپ نے یہ پالیسی بدل دی ہے یا اس پروگرام کو روک دیا ہے۔ یہ ایک specific question تھا۔

راجہ شاہد ظفر: ابھی تو اس پروگرام کو مکمل طور پر روکا ہوا ہے۔ لیکن فیصلہ یہ ہوا ہے کہ جو on-going سکیمیں ہیں ان کو ہم case to case deal کریں گے جو on-going schemes ضروری سمجھی جائیں گی، ان کو جاری کر دیں گے باقی جو cases ہیں ان کو review کریں گے۔

Mr. Chairman: Now, the answer is very clear. The honourable Minister is saying that for the time being they have stopped implementation of such schemes. When new applications are received from the honourable members then they will consider them and in the light of the merts of the case they will pass decision.

Mr. Salim Saifullah Khan for supplementary question.

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب والا، میرا ضمنی سوال یہ ہے اور پروفیسر صاحب نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ

Sir, in my province, total work has been stopped, on all schemes pertaining to MNAs and Senators. Now some of the schemes e.g. the roof is not there but the walls are up, somewhere the roads shingle is there and just needs metalling. Now to stop work on such schemes and if the rains come they will damage the investment which has already taken place. So, I think just a blanket

کہ جی جو on-going سکیمیں ہیں ان کو بند کر دیا جائے اور individual cases کو ڈیل کیا جائے

In think this is really not a correct decision and I would request the Minister if he could reconsider at least those schemes where 50%, 60% and 80% funds have already been spent and now stopping work on that certainly is not desirable.

Mr. Chairman: The question is, are you willing to reconsider this matter?

راجہ شاہد ظفر: جناب چیئرمین! میں اسی سوال کا جواب دے چکا ہوں۔ شاید میں یہ سمجھانے میں قاصر رہا ہوں۔ جواب یہ ہے کہ ہم نے وقتی طور پر فنڈز کو freeze اس لئے کیا ہے کہ اس پروگرام کے تحت بہت irregularities ہوئی ہیں، غلط چیزیں ہوئی ہیں، ہم مزید irregularities نہیں چاہتے، ہماری گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ جو genuine ongoing schemes ہیں ان کے بارے میں وزارت کو simple application دے دیں، ہم ان کا review case-to-case کر دیں گے اور جہاں ایسا کام ہے دیواریں بنی ہیں، چھت نہیں بنی ہیں، ہم ان کو نہیں روکیں گے، کیونکہ یہ پبلک کے کام ہیں۔ اس لئے آپ اس کے لئے apply کریں۔ انشاءاللہ ہم اس پر سنجیدگی سے غور کر کے فوری طور پر فیصلہ کریں گے۔

ملک سعداللہ خان: اس وقت تک جو کام ہوئے ہیں، وہ بھی خراب ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ کی باری آئی ہے، اب نوابزادہ جہانگیر شاہ کی باری ہے۔

Nawabzada Jehangir Shah: So far as the application is concerned, those are the schemes sponsored by us. Why should we go to you to give you applications? Those are the schemes and you are to continue in the interest of the country and not for the interest of the individual MPA or Senator.

Mr. Chairman: Mr. Shahid Zafar, would you like to respond to that question?

Raja Shahid Zafar: Sir, I could not follow his question.

جناب چیئرمین: لب لباب یہی ہے کہ یہ کام پبلک انٹرسٹ میں ہیں، آپ ان پر غور کرنے کیلئے تیار ہیں یا نہیں ہیں۔

راجہ شاہد ظفر: جناب چیئرمین! میں خود affectee ہوں اس چیز کا، میری تقریباً سوا سو سکیمیں تھیں، کچھ پر کام شروع ہوا تھا، سب پر کام شروع نہیں ہوا تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ ایسی سکیمیں بتا دیں جن پر کام شروع ہو چکا ہے ہم ان کو جاری کر دیں گے۔ اس چیز کی تو اراکین ہی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ کن کن سکیموں پر کام شروع ہو چکا ہے اور کون سی ضروری ہیں۔ اگر ایسی دس سکیمیں ضروری ہیں تو ایسی دس سکیموں پر کام جاری رکھنے کی ہدایت کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد: کیا وزیر صاحب اتنا بتانا پسند کریں گے کہ آیا حکومت یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ نئی درخواستیں طلب کرنے کی بجائے خود یہ معلوم کر لیں کہ کون سی ایسی سکیمیں ہیں، جن میں سڑکیں اور بلڈنگز وغیرہ شامل ہیں، جو کہ نامکمل ہیں، ان کے فنڈز ریلیز کر دیئے جائیں۔ ان کے پاس ایسے محکمے ہیں جو خود معلوم کر سکتے ہیں کہ ایسی کونسی سکیمیں ہیں جو کہ نامکمل ہیں۔ اس لئے دوبارہ درخواستیں طلب کرنے کی بجائے کیا وہ خود سے یہ کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: راجہ شاہد ظفر۔

راجہ شاہد ظفر: جناب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم اپنے محکمے سے پوچھ لیں گے کہ کونسی سکیمیں ہیں جو کہ چالو ہیں، اور کس کے لئے پیسے چاہیں، لیکن اس میں غلطی بھی ہو سکتی ہے، ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی سکیم کی اتنی اہمیت نہ ہو جتنی کہ متعلقہ ممبر کے نزدیک ہے ہم تو ان کو involve کرنا چاہتے ہیں، بہرحال اگر یہ ایسا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں جو محکمہ recommend کرے گا ہم ان سکیموں کو جاری کر دیں گے۔

قاضی حسین احمد: میں صرف وزیر صاحب کو اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے محکمے والے غلطی کریں گے تو ہم پھر ان کے محکمے کے خلاف درخواست دیں گے۔ لیکن اگر آپ کے محکمے کو معلوم ہے کہ فلاں سکیم نامکمل پڑا ہوا ہے، کسی سکیم میں کسی عمارت کی دیواریں کھڑی ہیں، اور چھتیں پڑنے والی ہیں، تو اس کے فنڈز خود آپ کا محکمہ release کرے۔

جناب چیئرمین: ملک سعد اللہ خان۔

ملک سعد اللہ خان: جناب والا! ہماری کچھ سکیمیں ایسی ہیں جن پر آدھا کام ہوا ہے اور آدھا رہتا ہے۔ آپ ان کو مکمل کرنے کے لئے ہم سے پیسے مانگتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب شاہد ظفر صاحب۔

راجہ شاہد ظفر: میرا خیال ہے کہ میں اس کا تین بار جواب دے چکا ہوں۔ اب بھی یہی جواب ہے

جناب چیئرمین: جناب اسحاق بلوچ صاحب۔

**جناب محمد اسحاق بلوچ :** میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا موجودہ حکومت بلدیاتی اداروں کو توڑنے کا ارادہ رکھتی ہے ، جیسے کہ روزنامہ اخبارات میں آرہا ہے ۔

**جناب چیئرمین :** راجہ شاہد ظفر صاحب ، سوال یہ ہے کہ کیا حکومت بلدیاتی اداروں کو توڑنے کا ارادہ رکھتی ہے جیسے کہ اخبارات میں آرہا ہے۔

**راجہ شاہد ظفر:** حکومت بلدیاتی ادارے توڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی - جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی صاحبہ بڑی بے تاب ہو رہی ہیں کہ سوال پوچھیں کیونکہ جب وہ اسمبلی میں جواب دینے کی ذمہ دار ہوتی تھیں تو یہ میری نیتیں کیا کرتی تھیں کہ میں سپلمنٹری نہ کروں ، لیکن اگر آج یہ سوال کرنا چاہتی ہیں تو ان کو اجازت دے دیں -

**جناب چیئرمین :** آپ چونکہ بڑا اچھا جواب دے رہے ہیں ، اس لئے ہر ایک کو شوق ہوتا ہے کہ آپ سے سوال پوچھیں۔

اگلا سوال جناب چوہدری رحم داد -

## Maintenance of Cars in D.G. Office T&T Islamabad

9. *Chaudhary Rehm Dad: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total number of motor cars in the Directorate General, T&T, Islamabad with the names of the officers on whose disposal these cars are;

(b) whether these officers are paid conveyance allowance; and

(c) the total expenditure incurred on the maintenance and petrol on the above said cars during 1986-87 and 1987-88?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem:** (a) The total number of motor cars in T&T Directorate General Islamabad are 20. The list indicating names of the group officers controlling these

vehicles is placed on the Table of the House.

(b) 6 Officers are being paid conveyance allowance.

| (c) | 1986-87 | 1987-88 |
|---|---|---|
| Maintenance Expenditure | 65.322 | 1.12.971 |
| Petrol expenditure | 1.24.909 | 1.66.215 |

LIST OF GROUP OFFICER CONTROLLING CARS IN T&T DIRECTORATE GENERAL ISLAMABAD ON POOL BASIS

| S.No. | Designation | Name of Controlling Officer | Car No. | Whether conveyance allowance is paid |
|---|---|---|---|---|
| 1. | Director General (T&T) | Engineer S.A. Siddiqui | IDA 492 | — |
| 2. | Chief Engineer (S&E) | Engineer Ahmed Jamal | IDB 8650 | — |
| 3. | Chief Engineer (M&O) | Engineer Muhammad Khalid Butt | IDB 8656 | — |
| 4. | Chief Engineer (PLG) | Engineer Muhammad Hanif Azam | IDB 8956 | — |
| 5. | Chief Engineer (O/S) | Engineer A.R. Qureshi | ADB 8654 | Yes |
| 6. | Chief Engineer (Sys Eng) | Engineer nazir Ahmed | IDB 5953 | — |
| 7. | Financial Advisor (T&T) | Mr. Asaf Ali Shah | ADB 7499 | Yes |
| 8. | Chief Accounts Officer | Mr. Feroze Bashir Ansari | IDBS8651 | — |
| 9. | Director (STAFF) | Main Ghulam Qadir | IDB 8655 | — |
| 10. | Government Inspector (T&T) | Engineer Abdullah Khan | ID 5242 | — |
| 11. | Deputy Chief Engineer (O) | Engineer S.A.H. Naqvi | QAC 1857 | Yes |
| 12. | Director Parliamentary Affairs | Engineer Muhammad Saleem Butt | IDB 2688 | — |
| 13. | Deputy Chief Engineer Inspection (L/D) | Engineer Mahmood Ahmed | IDC 2598 | Yes |
| 14. | Deputy Chief Engineer (O/S-I) | Engineer Wasiq Mehmood | IDB 9438 | Yes |
| 15. | Director Fundamental Planning | Engineer S. M. Jalil | IDB 3073 | — |
| 16. | Deputy Chief Engineer Inspection (L/S) | Mr. S.A. Naqvi | IDC 1548 | — |
| 17. | Deputy Chief Engineer (COORD) | Engineer Raja Muhammad Ajaib | IDB 8652 | — |
| 18. | Director Accounts (COORD) | Sheikh Muhammad Arif | IDA 1307 | Yes |
| 19. | Deputy Chief Engineer (O/S-II) | Engineer Bashir Ahmed | IDC 183 | — |
| 20. | Director Planning (L/D) | Engineer Muhammad Hanif Azam | IDB 5954 | — |

**Mr. Chairman:** Supplementary questions. *(Pause)* No supplementary question.

Next Question No. 10, Malik Faridullah Khan.

DIRECT DIALLING FACILITY IN TRIBAL AREA

10. *Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which Wana in South Waziristan and Miran Shah in North Waziristan Agencies will be linked with direct dialling system?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem (read by Mr. Javed Jabbar): NWD (Nation Wide Dialling) facility to Miran Shah is expected to be provided before the end of June, 1989.

Wana (South Waziristan) is not included in any government scheme.

Mr. Chairman: Supplementary question, Malik Faridullah Khan.

ملک فریداللہ خان: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ وانا کو بھی اگلے سال کے پروگرام میں شامل کیا جائے گا یا نہیں ۔

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, at the moment, Wana is not included in any government approved scheme. A manual 100 lines exchange is working at present. NWD facilities for the station shall be considered in future development schemes.

**Mr. Chairman:** The question was of the future, could you kindly indicate the extent of the future?

**Mr. Javed Jabbar:** 'Future', Mr. Chairman, as you yourself on many occasions stated in this House when you were handling portfolio....

Mr. Chairman: It would be wrong to refer my statement.

**Mr. Javed Jabbar:** We cannot be bound by a time frame at this stage but certainly we will take into consideration the question put by the honourable member.

**Mr. Chairman:** Another supplementary question?

**Malik Faridullah Khan:** No, Sir.

**Mr. Chairman:** Next question No. 11, Qazi Hussain Ahmed.

## Bureau of Emigration and Overseas Employment

11. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that many officers/officials of the Bureau of Emigration and Overseas Employment are working at its regional offices for more than three years and that they are not being replaced as required under the rules; and

(b) whether it is also a fact that some officers/officials recently transferred from regional offices to Islamabad got their transfer orders cancelled or immediately get themselves transferred to other station depriving those working at Islamabad an opportunity to serve elsewhere and if so, its reasons ?

**Malik Mukhtar Ahmad Awan:** (a) Out of a total strength of 65 officers in the Bureau of Emigration and Overseas Employment only three officers at present are posted with regional offices at one place for more than three years.

(b) During the current year, there is no such case where transfer orders have been cancelled. However, there is only one case in which the officer after his transfer from Regional Office to Headquarters was again transferred to another Regional Office after a period of two weeks.

**Mr. Chairman:** Next Question, No. 12, Mr. Salim Saifullah Khan.

SUB-POST OFFICE G-6/4, ISLAMABAD

12. *Mr. Salim Saifullah Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that a building for sub-post office was constructed in Sector G-6/4 near Bazar No. 8, Islamabad two years back but it has not yet started functioning; and if so, its reasons?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem (read by Mr. Javed Jabbar): A building for sub-post office has been constructed in Sector G-6/4, Street No. 57, Islamabad by the Capital Development Authority. But its possession has not yet been handed over to the Post Office Department due to cost escalation which necessitated revised approval of the competent authority.

Mr. Salim Saifullah Khan: Supplementary, Sir.

Mr. Chairman, there are a number of other such cases also which are causing great hardship to the public. Can I request the honourable Minister that this may kindly be expedited since a lot of government funds have already been invested in this project.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I share the concern at any possible delays. The estimated cost of the project has increased by a margin of more than 15%, so fresh approval for this particular case is required but I would like to assure him that the honourable Minister for Communications will give this matter his attention and I will convey to him the views expressed by the honourable members.

Mr. Chairman: Next question.

G.T. ROAD FROM D. I. KHAN TO TAUNSA SHARIF

13. *Mr. Salim Saifullah Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that funds were allocated for construction/maintenance of main G.T. Road from D.I. Khan to Taunsa Sharif in 1988; and if so;

(b) whether it is a fact that the work on that project has not been started so far, if so, its reasons; and

(c) the time by which the work will start?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem (read by Mr. Javed Jabbar):** (a) No funds have been allocated for the construction of D.I. Khan-Taunsa Sharif section of Indus Highway (N-55) during 1988-89. However, Rs. 3.96 million have been allocated for the maintenance of this section during 1988-89.

(b) There is no approved development project for construction of road from D.I. Khan to Taunsa Sharif at yet. Maintenance work of the existing road is going on.

(c) Construction work on this section of the Indus Highway shall be started after the project is approved by the competent authority and funds provided therefor. However 2 contracts for the maintenance work of this section have been awarded and the work has already commenced.

Mr. Salim Saifullah Khan: Supplementary, Sir.

Sir, the honourable Minister for Communications is from the province of Sindh. I hope he will visit this road also some time because it is in a terrible shape and an amount of Rs. 3.96 million is certainly not sufficient at all for the maintenance of this lengthy road. Would the Minister kindly consider upward revision of this amount ?

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, the road from D.I. Khan to Taunsa Sharif which is about 155 kilometers is a part of the Indus Highway which was federalized only in July, 1986. The Ministry of Communication has prepared a project for the widening and improvement of the entire Indus Highway from Peshawar to Karachi which is programmed for execution and completion during the 7th Five Year Plan. PC-1 for the project is being prepared. It will be submitted to ECNEC for approval. IN the first phase two stretches one in the north from Peshawar to Karapa which is a stretch of about 70 kilometres and the other in the south namely Noorriabad to Sehwan Sharif which is a stretch of 147 kilometers are proposed to be taken up for improvement and construction.

With special reference to the supplementary point raised by the honourable member regarding the inadequacy of the allocation,

[Mr. Javed Jabbar]

it is pertinent to note that the Government of Japan has already pledged a loan for the first phase. The construction work on these sections will start during the next financial year and the second phase of the construction work will include reaches from Karapa to Sarai Gambala and D.I. Khan to D.G. Khan. So, the maintenance of the highway is from funds provided through the maintenance budget. During 1988-89 Rs. 184.680 million have been provided for the maintenance of the national highways measuring about 6587 kilometers.

For the D.I. Khan — Taunsa Sharif section, as he says Rs. 3.96 million may not be adequate but under the present resources this is the optimum available. Two contracts for the maintenance works of this section have been awarded and the work has commenced but the need for additional allocation will be kept in mind. Thank you.

Mr. Chairman: Any other supplementary question?

*(Pause)*

Mr. Chairman: Yes, Qazi Abdul Latif Sahib.

قاضی عبداللطیف: کیا جناب وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ نیشنل ہائی وے ڈیرہ اسماعیل خان سے براستہ ژوب، کوئٹہ سے کراچی کیلئے جو منظور شدہ تھی کیا وہ ترک کر دی گئی ہے اس تونسہ روڈ کی وجہ سے؟

جناب چیئرمین: جناب جاوید جبار صاحب!

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, I would require to refer to the Ministry in order to provide information to the honourable member and I could do so whether on the floor of the House or separately to him. I shall certainly do so.

جناب چیئرمین: ان کے پاس جواب تیار نہیں ہے کہتے ہیں کہ میں آئندہ ان کو یہ معلومات دے دوں گا آپ چاہیں تو آپ کو پہنچا دی جائیں گی یا ایوان میں پیش کر دی جائیں گی۔ لہذا جبار صاحب، آپ اگلی دفعہ مہربانی کر کے یہ پہنچا دیں۔

جناب جاوید جبار: ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Next question.

### TELEPHONE CONNECTIONS

14. *Mr. Shad Muhammad Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total number of telephone connections recommended by Senators Shad Muhammad Khan, Muhammad Raza Khan and Sahibzada Ilyas separately from the date of introduction of quota system till 31-8-1988 in Mansehra Town with month-wise break-up;

(b) the dates and months on which Director General, T&T issued sanctions for the installation of the said connections for each Senator separately with month-wise breakup;

(c) the total number of telephones installed so far; and

(d) the balance pending applications for installation of the said connections with reasons for pendency in each case?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem (read by Mr. Javed Jabbar):** (a) Mr. Shad Muhammad Khan :

Total telephone connections recommended: 5
Mr. Muhammad Raza Khan:
No telephone connections recommended for Mansehra.
Mr. Ilyas Sahibzada:
Total telephone connections are recommended: 2.

(b) Mr. Shad Muhammad Khan :

10th October, 1987.
18th November, 1987.
1st January, 1988.
14th March, 1988.
5th September, 1988.
Mr. Muhammad Raza Khan:

Nil.

Mr. Ilyas Sahibzada:
20th October, 1987.
30th March, 1988.

(c) (2).

(d) (5). Exchange is overloaded and reached to its maximum working limit.

**Mr. Shad Muhammad Khan:** Supplementary, Sir.

**Mr. Chairman:** Yes please.

جناب شاد محمد خان: جناب والا! ۸۸-۸۷ میں کی جانے والی سفارشات سے یہ نظر آتا ہے کہ سات سفارشات ہوئی ہیں۔ پانچ میری اور دو صاحبزادہ الیاس کی۔ اور صرف دو کو درخور اعتنا سمجھا گیا ہے کیا یہ درست ہے کہ وہاں کا عملہ بالکل سفارشات کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنی من مانی کرتا ہے۔ کیا آپ اس کی انکوائری کریں گے؟

**Mr. Javed Jabbar:** I share the concern of the honourable member. If there is any evidence of disobedience or negligence on the part of staff, I assure him, that an inquiry will be conducted and suitable action will be taken.

جناب شاد محمد خان: ضمنی سوال۔ جناب والا! یہ بہانہ بھی آخر میں بنایا گیا ہے کہ کنکشن مل رہے ہیں لیکن ایکسچینج کی capacity overloaded ہے۔ تو کیا اس میں کوئی توسیع کا ارادہ بھی ہے تاکہ لوگوں کے مطالبات پورے ہو سکیں۔

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, as pointed out the capacity of the present exchange is already optimum. Now, as to whether we can install an additional new facility, we will certainly look into it in the new financial year for 1989-90 and revert to him at the appropriate time.

**Mr. Shad Muhammad Khan:** Thank you, Sir.

جناب محمد اسحاق بلوچ: سر یہ MNAs/Senators کو جو دو، دو ٹیلی فون کنکشن دئے گئے ہیں اوورلوڈ ہونے کی وجہ سے ابھی تک ٹیلی فون نہیں لگے ہیں کیا وہ ضائع ہو جائیں گے یا وہ سینیٹرز، ایم این ایز کو مل جائیں گے۔

**Mr. Javed Jabbar:** I think the honourable member wants to know whether the principle of original limit of two per month will be observed.

*(Interruption)*

**Mr. Javed Jabbar:** At the moment to the best of my knowledge, Mr. Chairman, this is not lapseable because from my own personal experience I can say that even when five months have gone by, one has been able to recommend for a given month in which the requisite number of recommendations were not made.

**Mr. Chairman:** Next question.

## REQUIREMENT OF MORE SCHOOLS AND COLLEGES IN ISLAMABAD

15. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether there is any plan under consideration of the Government to encourage private sector to open schools/colleges of requisite standars favourably comparable with the Federal Government Institutions;

(b) whether it is a fact that a large number of students securing grades 'C' and 'D' are unable to gain admission in colleges for further education or suitable employment; and

(c) whether the Government has any plan under consideration to open vocational centres and technical institutes for imparting professional and technical education to said students to enable them to gainfully absorb themselves in the socio-economic life of the country?

**Syed Amir Haider Kazmi:** (a) Yes. The Government plans to encourage opening of schools and colleges in the private sector to meet the ever increasing demand for these facilities.

(b) (i) No. Majority of the students including thos who

[Syed Amir Haider Kazmi]
secured grades 'C' and 'D' have been admitted in F.G. Colleges/Higher Secondary Schools.

There are fixed number of seats in Educational Institutions in Islamabad against which admissions are made to sons/daughters of Federal Government employees residing in Islamabad/Rawalpindi, the residents of Federal Capital Area including diplomatic missions stationed in Islamabad and residents of FATA/FANA on merit in their respective groups. 1399 students (both Male & Female) having 'C' and 453 students having 'D' grades have been admitted to various Institutions, out of 3400, the total number of students admitted.

(ii) They are also eligible for employment in various positions which require such qualifications.

(c) The facilities of Technical and Vocational Ecuation are to be expanded gradually in the country. Such provision is made under the Seventh Five Year Plan also under which 36 new Monotechnics/Polytechnics, 4 Commerce Colleges, 50 Vocational Training Centres will be established. Evening courses are also being offered in various Technical & Vocational Institutions which provide additional opportunities of training to the desirous students. These Technical and Vocational Institutions offer skill oriented education and training to enhance the absorption prospects of the students in job market. The present government will further review the situation in light of its greater emphasis on education.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Sir, the honourable Minister has agreed that private sector schools will be encouraged but at the same time is the government considering any legislation to control these private schools and colleges vis-a-vis the charges that is the exorbitant fees as well as the qualified staff and to see that these institutions are not ultimately converted into money making institutions?

سید امیر حیدر کاظمی: وفاقی حکومت میں جو پرائیویٹ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں ان کے سلسلے میں ایک بل پر غور کیا جا رہا ہے اور وہ بل ہم انشاءاللہ لائیں گے۔ لیکن صوبائی حکومتوں میں جو پرائیویٹ ادارے کام کر رہے ہیں ان کو ریگولیٹ کرنے کے سلسلے میں حکومت توجہ دے رہی ہے ان کے لئے بھی کوئی قوانین ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین: سوال یہ تھا کہ کیا حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے کہ سکولوں اور کالجوں کا جو سٹاف ہوتا ہے یا فیسیں ہوتی ہیں ان کا ایک معیار ہو یہ سپیفک سوالات تھے ا[illegible] کے بارے میں آپ اگر فرما دیں تو بہتر ہے۔

سید امیر حیدر کاظمی: اسی کے سلسلے میں میں نے جواب دیا ہے کہ اس سلسلے میں ہم ایک پل پر غور کر رہے ہیں۔ یعنی ان امور پر غور ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: ان امور پر غور ہو رہا ہے، جناب محسن صدیقی۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: The honourable Minister has said that students of grades 'C' and 'D' are being admitted in the Federal Capital Area. My question was not related only to the Federal Capital Area but to the whole country and it covers the general education policy which is in the purview of the Federal Government. The position as I envisage is that about 40% students who get grades 'C' and 'D' are refused admissions all over the country. The result is that their number is increasing and I am afraid that in due course it will be such a large number that it will be unmanageable and will fall in the hands of Mafia and other anti social elements. The result will be that the whole future generation will be destroyed. So, my idea in asking this question was simply to know about the steps the Government propose to take. An aptitude test should be there. The mere fact that a boy has got grade 'C' or 'D' does not necessarily mean that he is a third grade child. It may be due to circumstances and whether v cational centres in which the professional, technical and vocational education is imparted are opened so that these young people can be employed ?

جناب چیئرمین: دو سوالات ہیں کہ کیا آپ aptitude test کے بارے میں غور کر رہے ہیں دوسرا vocational centres کھولنے کے بارے میں آپ کوئی غور کر رہے ہیں یا نہیں in view of the fact کہ گریڈ سی اینڈ ڈی کے بارے میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ضروری نہیں کہ یہ لوگ نااہل ہوں۔

سید امیر حیدر کاظمی: نہیں میرے خیال میں پہلا سوال تو یہ ہے کہ سی اور ڈی گریڈ کے داخلے کا پورے ملک سے تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض یہ ہے فیڈرل گورنمنٹ داخلوں کے سلسلے میں صرف جو فیڈرل نظام کے تحت تعلیمی ادارے ہیں ان کے لئے پالیسی بناتی ہے اور داخلے کی پالیسی تمام صوبے اپنے

[Syed Amir Haider Kazmi]

اپنے طور پر وضع کرتے ہیں یہ بڑی تشویشناک بات ہے کہ سی اور ڈی گریڈ کے بڑی بھاری تعداد میں طلباء جو مختلف صوبوں میں ہیں وہ داخلوں سے محروم ہیں لیکن یہ مسئلہ فیڈرل گورنمنٹ کا نہیں ہے یہ پروونشل گورنمنٹ کا ہے داخلے کی پالیسی وہ طے کرتے ہیں۔ دوسرا سوال پیشہ ورانہ اداروں کے کھولنے کا ہے جہاں جہاں بھی فیڈرل گورنمنٹ کے زیر انتظام یہ سہولت ہم باہم پہنچا سکتے ہیں وہاں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور کئی منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب۔

جناب محمد محسن صدیقی: جناب والا! یہ کہنا کہ یہ صوبائی سبجیکٹ ہے میرے نزدیک یہ کافی نہیں، میری گزارش ہے کہ جب فیڈرل گورنمنٹ guide lines and policy matters اپنے حلقہ اختیار میں رکھتی ہے تو صوبائی حکومت کو بھی سفارش کر سکتی ہے چونکہ یہ ایسا سوال ہے کہ جس پر بری الذمہ ہونے کے لئے فیڈرل اور پراونشل لسٹ کا بہانہ کافی نہیں ہے میرے نزدیک The Government should come out with a legislation in which they should see that the province.... *(Interruption)*

جناب چیئرمین: وہ موقع آپ کو مل جائے گا، آپ ان سے سوال کریں۔

جناب محمد محسن صدیقی: میری گزارش کا مقصد صرف اس حد تک تھا کہ یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ صاحب یہ صوبے کا مسئلہ ہے بلکہ فیڈرل گورنمنٹ policy guide lines صوبوں کو دے سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب وہ فرما رہے ہے کہ آپ صوبوں کو پالیسی گائیڈ لائنز دے سکتے ہیں۔

سید امیر حیدر کاظمی: جی نہیں، میں صوبوں کو اس طرح گائیڈ لائنز نہیں دے سکتا ہوں۔ بلکہ چاروں صوبائی وزرائے تعلیم کی ایک میٹنگ ہوتی ہے اس میں سارے صوبوں کی مرضی سے ایک پالیسی بنائی جاتی ہے۔

Dr. Mahbubul Haq: Sir, the honourable Minister has mentioned in his reply to part (d) of the question that during the Seventh Five Year Plan 36 new monotechnics/polytechnics, 4 commerce colleges and 50 vocational training centres will be established. May I request the honourable Minister to indicate to us what will be done in the current financial year 1988-89 to open these polytechnics and vocational centres which is really the thrust of the question ?

سید امیر حیدر کاظمی: اب یہ جواب تیار نہیں ہے، میں کل تک معزز سینیٹر صاحب کو یہ انفارمیشن دے دوں گا۔

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, may I remind the honourable Minister that if he is indicating what the plans are for the next five years at least we have a right to expect that he will know what are the plans for the current year in 1988-89?

Mr. Chairman: The Minister does not have the reply to this question at the moment, he undertakes to provide the information on the next rota day. Next question. Question No. 16 Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

## Mode of Recovery of Outstanding T&T Dues

16. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the T&T Department follows different policy and rules for the recovery of outstanding dues from the government organizations and the public and private companies;

(b) whether it is also a fact that telephone connections are sometimes disconnected for non payment of a small amount of a monthly outstanding in case of a private party whereas a different treatment is meted out to government department, if so, the reasons for this discrimination; and

(c) whether the Government has any plan under consideration of the government to allow private sector participation in the T&T business?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem (read by Mr. Javed Jabbar): (a) Recovery of the T&T dues is made in accordance with rules prescribed by the Government both from Private subscribers as well as Ministries, Government Departments and other Government Organizations. In view of certain lengthy prescribed procedures of payment, however, which involves AGPR/Accounts

[Makhdoom Muhammad Amin Faheem]
Offices due consideration is given to such departments of the Government.

(b) The T&T Department makes all out efforts to effect recovery of Government dues in accordance with rules prescribed in this rgard and disconnection is only resorted to in the third month and that too by giving sufficient notice to the subscribers. Government telephones are also disconnected in the same manner but due consideration is given to avoid disruption in smooth functioning of Government machinery.

(c) Telecommunication is treated as a public utility service in almost all the developing countries for various cogent reasons. Development of various regions and strategic factors in providing Telecommunication to all parts of the country renders this sector justification to remain in the public sector. Hence the Government Policy tends to be against privatization of this service.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: The honourable Minister has said that in all the developed countries the T&T is a public sector. I am sorry to say that he is very greatly misinformed. In all the civilized country it is a private sector industry which is being run but my first question was as to why a discriminatory behaviour is being adopted in case of private subscribers and public subscribers?

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, there has to be some distinction made surely between the policy applied to different segments of the country because of their respective relevance to essential or emergency services. The recovery of T&T dues is made in accordance with the rules that have been devised to meet these priorities. Due consideration is given in cases of Government telephones such as those of the Police Department, hospitals, senior Government officials etc., for the following specifically:—

1. To avoid disruption in the working of Government functionaries dealing with law and order.
2. To avoid disruption in the provision of prompt medical aid to the injured or to the people in general.
3. To avoid disruption in the smooth conduct of Government.

There is no intention to be discriminatory against non-governmental segments of the public. In fact on record the honourable member will find that the T&T Department has often taken action against Government departments after due warnings or advice has failed to obtain action.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Is the honourable Minister aware that in private connections even a dues of Rs. 500/— are sufficient for disconnection? Inspite of the fact that there is a deposit with every telephone but if the current bill is even Rs. 500/— it is disconnected. This is pure discrimination.

**Mr. Javed Jabbar:** I agree with the honourable member that in the past there has been a tradition, you know the whole state has a discriminatory attitude against the single citizen and we will try to take measures to improve the administrative system of the T&T Department to make it more just for the citizens of the country.

**Mr. Chairman:** So, what you are saying is that in future there will be no discrimination between Government and non Government organizations.

**Mr. Javed Jabbar:** It depends Mr. Chairman, the future being the 21st century but it shall be our intention to improve the quality of service and fairplay provided to the citizens.

**Mr. Chairman:** So, therefore, there will be discrimination. Dr. Mahbubul Haq Sahib.

**Dr. Mahbubul Haq:** Mr. Chairman, I wonder if the honourable Minister will reconsider his reply to the question at "C" where he suggests that the private sector will not be associated with the T&T operations. Is not it correct that the Government has already decided to set up a T&T Corporation and a Bill for this purpose was presented to the last National Assembly? And is not it correct that one of the key purposes of this T&T Corporation is to associate private capital alongwith public capital by floating shares of T&T Corporation ?

**Mr. Javed Jabbar:** Sir, the present Government which should

[Mr. Javed Jabbar]
be distinguished from the previous Government which may have presented or attempted to present a new law has gone on record saying that it is for the policy of encouraging private sector participation in business for deregulation and decontrols but however, we have got to keep in mind the telecommunication as a whole in most developing countries tends to be a public sector activity. Now within these two conceptual guidelines i.e.;

1. The Government's intention to encourage private sector activity and
2. the overall pattern in the third world,

we will try to find a moderate middle path where hopefully in the future we can consider private sector participation. But at this stage, this is a policy question and as you well know Mr. Chairman, one can not comment on aspect of policy.

Mr. Chairman: No, no, the question was that a Bill was introduced in the Parliament in which according to the Senator, private participation was envisaged, in view of this information which he has given, would you like to consider the reply to part "C" of your answer.

Mr. Javed Jabbar: We will consider it but surely that particular Parliament was dissolved, a completely new political reality has emerged, due consideration will be given to proposals in Cabinet and at the appropriate time we will make a statement to this effect. Thank you.

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, I want to pursue that whether the proposal for T&T Corporation is still under consideration of the Government? I thought it had been approved.

Mr. Javed Jabbar: I am not aware as the where from the honourable member has obtained the information that it has been approved formally by the present Government. I am not aware as to what is the source of his information.

Mr. Chairman: Let me just explain. Once a proposal stands approved by the Cabinet then unless it is disapproved, I would assume that it stays as part of the Government function.

**Dr. Mahbubul Haq:** That is exactly what I wanted to point out that this was approved by the Cabinet. Has the present Government disapproved the proposal?

**Mr. Chairman:** What he is saying is that it already stands approved, is there a change in Government policy. This is what he wants to know.

**Mr. Javed Jabbar:** The present Government may review the past decisions of the past Government but we can not at this stage make any statement about this issue.

**Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Would the honourable Minister be able to state the outstanding views of the Federal Government department to the telecommunication sector for the period during the last financial year or any quarter.

**Mr. Javed Jabbar:** Sir, it is entirely a separate question. I do not have the data but if he wish to pose this question, it will be made available.

**Mr. Chairman:** Fresh notice. Next Question No. 17.

### Cases Heard by Shariat Court

17. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the total number of cases the Shariat Court heard at D.I. Khan Bench of the Peshawar High Court in the last five years?

**Syed Iftikhar Hussain Gillani:** Since the Federal Shariat Court does not sit in Dera Ismail Khan the answer may be treated as nil. However, the total number of cases heared at Peshawar are :—

| Cases filed | Disposed of | Pending |
|---|---|---|
| 314 | 277 | 37 |

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال جناب والا! پالیسی یہ بتلائی گئی تھی کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے اجلاس ان مقامات پر ہوا کریں گے جہاں ہائیکورٹ کے اجلاس ہوا کرتے ہیں تو ڈیرہ اسماعیل خان میں ہائیکورٹ کے باقاعدگی سے اجلاس ہوتے ہیں جبکہ مقدمات کی تعداد بھی کافی ہے ۱۴۱ مقدمات کی سماعت ہوئی ہے تو ڈیرہ اسماعیل خان سے وہاں (پشاور) جاکر اس کی پیروی کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے کیا حکومت اس پر کوئی غور کرنے کے لئے تیار ہے۔

Syed Iftikhar Hussain Gillani: Mr. Chairman, Sir, it is for the Federal Shariat Court in fact to determine where they want to sit. As far as the Government has the information for the time being they sit at the capital cities of all the four provinces. The Government would not mind and if it is so desired we will recommend that to the Federal Shariat Court as far as we are concerned.

Mr. Chairman: Next Question No. 18.

## Trial of Hudood Cases

18. *Qazi Abdul Latif: Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state :

(a) the number of cases tried under the Hudood Ordinaces at the Tehsil Headquarter of Tehsil Kulachi and Tank in the last 5 years; and

(b) the total number of cases disposed of so far under the said Ordinances during the last 5 years in the three Tehsils of D. I. Khan District ?

Syed Iftikhar Hussain Gillani: The requisite information supplied by the Provincial Government about the three Hudood Ordinances, namely (1) The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 (VII of 1979), (2) The Offences Against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 (VI of 1979),

and (3) The Offence of Qazf (Enforcement of Hadd) Ordinance, 1979 (VIII of 1979), is given below :—

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| (a) | The number of cases tried under Hudood Ordinances at the Tehsil Headquarter of Tehsil Kulachi and Tank from January, 1983 to December, 1987. | | Tehsil Tank | Tehsil Kulachi | Total |
| | | | 170 | 32 | 202 |
| (b) | The total number of cases disposed of so far under the Hudood Ordinances from January, 1983 to December, 1987 in the three Tehsils of D. I. Khan District. | D.I. Khan | Tank | Kulachi | Total |
| | | 55 | 127 | 30 | 212 |

The above information does not include cases tried and disposed of under the Prohibition (Enforcement of Hadd) Order, 1979 (P.O. No. 4 of 1979).

قاضی عبداللطیف: کیا وزیر صاحب یہ معلومات رکھتے ہیں کہ تحصیل کلاچی کے مقدمات کی سماعت ڈیرہ میں ہوتی ہے۔ کیا اس پر توجہ کی جائے گی کہ کلاچی کے مقدمات کی سماعت کلاچی میں ہو؟

Syed Iftikhar Hussain Gillani: As I submitted earlier, Mr. Chairman, that it is for the High Court and the Judiciaries themselves to decide the venue. The present Government would never want to interfere where they would like to sit and if it so desired we would request and communicate this desire of the honourable member to the judiciary and I hope and pray that they would agree to this request.

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال! جناب والا! سوال کے پہلے حصے میں بتایا گیا ہے کہ مقدمات کی کل تعداد جو تحصیل کلاچی اور ٹانک میں نپٹائے گئے ہیں ۔ ۲۰۲ ہے ان کے ساتھ ڈیرہ اسماعیل خان کے ۵۵ کیس ملا کر یہ تعداد ۲۵۷ بن جاتی ہے جب کہ یہاں ۲۱۲ بتائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب۔

Syed Iftikhar Hussain Gillani: Mr. Chairman, the honourable member probably does not remember his own question. In part (a), the honourable member had asked the total number of cases tried under the Hadood Ordinances in only two tehsils and that the figure was given as 202. Now in part (b), Mr. Chairman, he has asked the total number of cases disposed of so far, not tried in 3 tehsils. So,

[Syed Iftikhar Hussain Gillani]

these are the number of cases in (b). In (a), the number of cases tried in only two tehsils. Therefore, they do not have to tally.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں ان کا جواب پوری طرح سمجھا نہیں ہوں ، سوال یہ ہے کہ دونوں تحصیلیں ڈیرہ اسماعیل خان کی ہی تو ہیں ۔ اور ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل ان کے ساتھ ملا کر تین تحصیلیں بن جاتی ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل میں ۵۵ کیس ہوئے ہیں۔ اور ان دو تحصیلوں کا مجموعہ ان کے ساتھ ملا کر یہ ساری تعداد ۲۵۷ بن جاتی ہے جب کہ وہاں یہ تعداد ۲۱۲ بتائی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین : وزیر قانون صاحب ۔

سید افتخار حسین گیلانی : میں جناب معزز رکن کو اردو میں بتائے دیتا ہوں۔ آپ نے جناب "اے" پارٹ میں پوچھا ہے کہ کل کیسز جن کا ٹرائل ہوا ہے یا ہو رہا ہے ، وہ تعداد کیا ہے اس کا بتایا گیا ہے کہ ۲۰۲ ۔

دوسری جز میں آپ نے یہ پوچھا کہ جو ابھی تک کیسز ان تین تحصیلوں میں ختم ہو چکے ہیں ، اب یہ اس لئے فرق آ رہا ہے کہ یہ کیسز جو ہیں ۔ مثلاً ٹانک میں آپ دیکھیئے ، ٹرائل کے لئے ٹوٹل کیسز ۱۷۰ ہیں لیکن ان ۱۷۰ میں سے ۱۲۷ ختم ہو چکے ہیں ۔ ۱۲۷ کے بارے میں فیصلے سنائے جا چکے ہیں ۔

اسی طرح سے کلاچی میں کل ۴۳ کیسز انڈر ٹرائل تھے ، اس میں تیس ختم ہو چکے ہیں ۔

جناب چیئرمین : فیصلہ ہو چکا ہے ۔

سید افتخار حسین گیلانی : ہاں جی فیصلہ ہو چکا ہے ۔

جناب چیئرمین : باقی کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا ۔

سید افتخار حسین گیلانی : جی ہاں ۔

قاضی عبداللطیف : یہاں پھر میرے خیال میں غلطی ہے کہ یہاں بتلایا گیا ہے کہ تینوں تحصیلوں کے صدر مقامات پر حدود آرڈیننس کے تحت کیسوں کو نپٹایا گیا ہے ، "نپٹایا گیا" اور فیصلہ کرنے کے معنی تو ایک ہی ہوتے ہیں پہلے حصہ کے آخر میں لفظ نپٹایا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں کوئی ترجمہ کی غلطی ہوگی ۔

**سید افتخار حسین گیلانی:** جی ہاں، انگلش ٹیکسٹ دیکھ لیں، یہ ٹھیک ہے۔

**قاضی عبداللطیف:** میری اپیل ہوگی کہ آپ ذرا ان کو ترجمہ سکھا دیجئے تاکہ وہ ذرا ترجمہ صحیح کیا کریں۔

Mr. Chairman: Next Question No. 19.

## Teaching Staff in New Schools

19. ***Mr. Abdul Wahid (Put by Malik Farid ullah Khan)**: Will the Minister for Education be pleased to state when the Government would sanction staff to the schools constructed with the funds of Senators/MNAs during the years 1985-86?

**Syed Amir Haider Kazmi**: The material is being collected from Provincial Governments and will be placed on the Table of the House as soon as the reply is received.

**ملک فرید اللہ خان:** میں صرف وزیر تعلیم صاحب کی انفارمیشن کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو سکول ہمارے فاٹا میں پارلیمنٹ کے ممبروں کے فنڈز سے بنے ہیں، انکو ابھی تک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے تحت نہیں لیا ہے۔ وہ ان کو accept ہی نہیں کر رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** یعنی recognize نہیں کیا۔

**ملک فرید اللہ خان:** جی ہاں، وہ کہتے ہیں کہ ابھی ہم ان سکولوں کا جائزہ لے رہے ہیں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ان کو ٹیک اوور کرے یا نہ کرے۔

**جناب چیئرمین:** میرے خیال میں مناسب ہوگا کہ یہ سوال آپ اس وقت پوچھیں جب اس کا جواب آجائے۔ اس وقت وزیر صاحب بھی آپ کے ضمنی سوال کا جواب دینے کیلئے بہتر پوزیشن میں ہوں گے۔ اگلا سوال، شاد محمد خان صاحب۔ سوال نمبر ۲۰

## Telephone Exchange Rawalpindi

20. ***Mr. Shad Muhammad Khan**: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the present capacity of Telephone Exchange, Rawalpindi Cantt.;

(b) total number of connections given from the said Exchange from January to July, 1988;

(c) number of connections recommended by the Senators for the said Exchange during the said period;

(d) the names and addresses of the cases mentioned in part (c) above who have been given connection and the reasons for not giving connections to the pending cases; and

(e) whether the Government is considering a proposal to increase the capacity of the said Exchange if so, when?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem (read by Mr. Javed Jabbar):** (a) 12000 lines

(b) 285.

(c) 28.

(d) The list containing names and addresses together with the reasons for not giving connections. in each case, is placed on the Table of the House.

(e) Yes, by June, 1989.

LIST OF NEW TELEPHONE CONNECTIONS SANCTIONED OUT OF TURN BY SENATORS (PENDING) W.E.F. 1-1-1988 TO 31-7-1988

| S. No. | Name of Senator | Name and Address of Applicant | Registration No. & Date | Month | Regional File No. and Date | Remarks |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| 1. | Abdul Hamid Baluch | Mohammad Khan, Village Kotha Kalaij A.R.L. Rawalpindi. | Cantt-7711 16-6-1987 | 4/88 | Cantt/PH. 2061/162 Dated 30-4-1988 | Not possible due to no cable net work available in the area. |
| 2. | Moulana Sana-ul-Haq | Sh. Mohammad Shakeel, I-8, Gunlai Colony, Cabb Lines, Rawalpindi. | Cantt-9263 27-3-1988 | " | Cantt/PH. 2061/151 30-4-1988 | Not possible due to non availability of Cable pair in the area. |
| 3. | Shad Mohammad Khan | Sh. Mohammad Yousaf, Cap. H/No. 76-2, Dhmial Road, Harley Street, Rawalpindi. | Cantt-6626 15-12-86 | " | Cantt/PH. 2061/152 30-4-1988 | Do. |
| 4. | Lt. Gen. Saeed Qadir | Mohammad Hayat, 64-C/8, St. No. 24, Allama Iqbal Colony, T/Bhatta, Rawalpindi. | Cantt-8696 16-12-87 | 1/88 | Cantt/2061-PH/148 2-5-88 | Do. |
| 5. | Mehboob-ul-Haq | Mst Sakina Bibi, H/No. 119, St. No. 7, Qaziabad, Marrir Hassan, Rawalpindi. | Cantt-7332 5-4-87 | " | Cantt/PH-2061/167 2-4-88 | Do. |
| 6. | Syed Abbas Shah | Mohammad Akhtar Naeem Malik, KH Plot No. 978, Moza Kalyal, Adyala Road, Rawalpindi. | Cantt-7097 2-3-87 | 3/88 | Cantt/PH-2061/2 4-8-88 | Do. |
| 7. | Ahmed Mian Soomro | Tanvir Iqbal Khan, Javed Street, H/No. 1009, Mughalabad, T/Bhatta, Rawalpindi. | Cantt-9247 21-3-88 | 2/88 | Cantt/PH-2061/14 4-8-88 | Do. |
| 8. | Moulana Same-ul-Haq | Ali Ahmed Toorani, H/No. 343/W, St. No. 5, Saddar, Babu Bazar, Rawalpindi. | Cantt/9377 17-4-88 | 5/88 | Cantt/PH. 2061/30 3-8-88 | Do. |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 9. | Abdul Rehman Jamali | Naseem Ahmed, Faisal Colony, Nr. Housing Scheme Airport Link Road, Rawalpindi. | Nil. | 1/88 | Cantt/PH-2061/130 28-8-88 | Not possible due to no cable net work available in the area. |
| 10. | Mohammad Raza Khan | Mohammad Arshad Hameed, H. No. 963/M-3, Azizabad (Mughalabad), Rawalpindi. | Cantt-6882 22-1-1987 | 5/88 | Cantt-2061/64/PH 5-5-88 | Do. |
| 11. | Lt. Gen. Saeed Qadir | Agha Mumtaz Ellahi Khan, 62/27, Bank Road (Old Departmental Club), Rawalpindi (Cantt.) | Cantt-8866 14-1-88 | 1/88 | Cantt/PH-2061/150 30-4-88 | Not possible due to non availability of Cable Pair in the area. |
| 12. | Mr. Abdul Rehman | M. Saeed Jamal, 93/Harley Street, (Fauji Fertilizer), Rawalpindi. | Cantt. | 7/88 | Cantt/PH-2061/88 8-8-88 | Do. |
| 13. | Mian Alam Ali | Khan Mohammad Arif, 929-New Lalazar Colony, Rawalpindi. | Cantt-8036 13-8-87 | " | Cantt/PH-2061/30 10-3-88 | Not possible due to non cable net work available in the area. |
| 14. | | Nazar Hussain Ch. Walayal Colony, Near Rehmatabad Chaklala-III, Rawalpindi. | Cantt-8670 12-12-87 | " | Cantt/PH-2061/30 | Do. |
| 15. | | Umer Farooq, Shop No. 46, Basement Khurshid Palace, Kashmir Road, Rawalpindi. | Cantt/9611 5-6-88 | " | Cantt/PH. 2061 | Do. |
| 16. | | Mohammad Shakir Qureshi, H/No. 157 Chak Dharam Sing, Dherri Hassanabad, Rawalpindi. | Cantt/5838 18-1-88 | " | Cantt/PH-2061 | Do. |

<u>جناب شاد محمد خان</u>: ضمنی سوال، جناب والا! میں پھر یہ دہراؤں گا اور انکوائری کرانے کی ڈیمانڈ کروں گا کہ کہیں تو وہ کہتے ہیں کہ cable net work available نہیں ہے، کہیں کہتے ہیں کہ cable pair نہیں ہے اور جہاں وہ چاہتے ہیں لگوا لیتے ہیں۔ کیا جناب والا! نمبر(۱)، جو ہے یہ حقیقت ہے کہ اس کے قرب و جوار میں ٹیلی فون لگ چکے ہیں اور اس کو کنکشن نہیں مل رہا ہے؛

**Mr. Chairman**: Mr. Javed Jabbar.

**Mr. Javed Jabbar**: Sorry, Mr. Chairman, I could not follow the last part of the question.

<u>جناب چیئرمین</u>: غالباً وہ یہ کہتے ہیں کہ میرے اس علاقے کے قرب و جوار میں ہوں جہاں آپ نے ٹیلی فون لگا دیئے ہیں اور ان کا نمبر نہیں لگایا۔

**Mr. Javed Jabbar**: Sir, at the moment, it is unfortunately not possible to give a definite date for the expansion. All expansion activities are being taken under the allocations made under the Annual Development Programme. But there is one facility available. I wonder if the honourable member is aware of this that the emergent demand can be met at the cost of the subscriber, on contribution basis, subject to the availability of the stores.

**Mr. Chairman**: Any others?

<u>جناب اعجاز علی خان جتوئی</u>: جناب والا! میں نے بھی اسلام آباد میں مارچ ۱۹۸۸ء میں ایک کیس recommend کیا تھا، اس کی کوئی یہاں پر ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: یہاں پر آپ کے سوال کی ڈیٹیل تو نہیں آئے گی۔

<u>جناب اعجاز علی خان جتوئی</u>: جناب سب کی ڈیٹیل دی گئی ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: نہیں میرے خیال میں، سب کی ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے، میں چیک کرتا ہوں

This is in Part (c); number of connections recommended by the Senators for the said Exchange. Said Exchange.

اس ایکس چینج کے لئے، یعنی ایک مخصوص ایکس چینج کے لئے انہوں نے سوال کیا ہے۔

**Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi:** Sir, I had recommended, I think, for the same Exchange.

**Mr. Chairman:** For the same Exchange. Mr. Javed Jabbar, he says that he had recommended for the same Exchange.

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, I will check and find out why this omission has taken place and then revert to.

Mr. Chairman: Right.

جناب محمد اسحاق بلوچ : ضمنی سوال ، جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس سال ملک میں کُل کتنے سیٹلائٹ سٹیشن کام شروع کریں گے ۔

جناب چیئرمین : کُل سیٹلائٹ سٹیشن کتنے کام شروع کریں گے ۔

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, I would very much like to provide the information but strictly speaking it does not arise out of this question and on another occasion I will provide this information.

جناب چیئرمین : آپ اس کے لئے علیحدہ سوال پوچھ لیجئے گا ۔ اگلا سوال جناب شاد محمد خان صاحب ۔

## OVERSEAS CALLS BY THE D.E. RAWALPINDI

21. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the number of telephones which were changed during 1984 to 1987 at the residence of Divisional Engineer, RTTS Rawalpindi of T&T Department;

(b) the total amount of Overseas calls booked by the aforesaid officer during the said period at his office and residence respectively; and

(c) whether the Overseas calls were booked for official purpose or private indicating also the amount recovered so far for private calls ?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem (read by Mr. Javed Jabbar): (a) Six.

(b) Residence: Rs. 8.556.

Office : Rs. Nil.

(c) Verification is under process and information will be furnished shortly.

Mr. Chairman: Supplementary questions ?

جناب شاد محمد خان: جناب عالی! ہم تو ایک ٹیلی فون کرتے ہیں۔ مگر پارٹ "اے" میں کہا ہوا ہے۔

It has been changed six times i.e. telephone numbers.

(1) What are the reasons of the frequent change ?

(2) The amount is recoverable from him for the foreign telephones which is Rs. 8.556. Whether the recovery has been made or not from him Sir ?

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: The information provided to me, Mr. Chairman, does not given the reasons for the changes in the numbers but one would imagine that this is due to technical reasons. The specific changes are dated, that information is available. As to the recovery of the amount, I am able to state that the amount of bills for the overseas calls issued against each telephone is total Rs. 8,556/- which is already provided. Out of the total amount of overseas calls given, an amount of Rs. 3,023 has been verified as paid by the officer. Verification about the rest of the amount is under process.

Mr. Shad Muhammad Khan: Regarding Part (c) of the question — It is said that the information is being collected when it is expected to be given ?

Mr. Chairman: I think, that should be given on the next rota day.

Mr. Shad Muhammad Khan: Right.

Mr. Chairman: I think, we come to the end of the questions and the Question Hour also.

## LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب غلام فاروق صاحب نے اپنی علالت کی بنا پر ایوان سے ۱۵ رجنوری تا ۲۴ جنوری رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت کی درخواست منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

## PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Chairman: We will take up the privilege motion now.

The privilege motion No. 8 is in the name of Prof. Khurshid Ahmed and Qazi Hussain Ahmed.

Qazi Abdul Latif Sahib on point of order.

قاضی عبداللطیف: میں نے ایک تحریک پیش کی ہوئی تھی جو آج ایوان کی میز پر نہیں رکھی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: اس میں یہ ہے کہ ہم اگر ایجنڈے پر زیادہ تحاریک استحقاق رکھیں تو باقی کام نہیں ہوتا ہے۔ ہم اب دو یا تین ہر روز رکھیں گے تاکہ باقی کام بھی ساتھ ساتھ نپٹتا رہے۔

قاضی عبداللطیف: تو اس کے کب آنے کی توقع ہے۔

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, when would the ruling be given on the dissolution of the Baluchistan Assembly ?

Mr. Chairman: The ruling has been reserved on that. It will be given shortly.

Mr. Ahmedmian Soomro: Why ?

Mr. Chairman: Now the events have overtaken it because as you know the matter is under debate in the Supreme Court and High Court of Baluchistan.

Mr. Ahmedmian Soomro: Would it be disposed of ?

Mr. Chairman: It will be. It will be.

پروفیسر خورشید احمد: اسی لئے جناب چیئرمین! ہماری خواہش ہو گی کہ اس کے فیصلے سے پہلے
ہمارا فیصلہ آجائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اس ضمن میں عرض کر دوں آپ کی اجازت سے جناب چیئرمین!
اس سے پہلے ایک رولنگ دستور کے آرٹیکل ۱۵۱ کے سلسلے میں جو میں نے تحریک استحقاق
پیش کی تھی اور محترم محمد علی صاحب اور جناب قاضی عبداللطیف صاحب میرے ساتھ اس میں شریک
تھے۔ جس کا تعلق اردو زبان کے اب تک دستور کے تقاضوں کے تحت official use
کے لئے استعمال نہ ہونے سے ہے اور بہت وقت گزر چکا ہے اس پر بھی رولنگ ابھی تک محفوظ
ہے اور دو سیشن اس کے بعد گزر چکے ہیں۔ حالانکہ کوئی نظام ہونا چاہیئے اس بات کا کہ کوئی نہ کوئی
اس کی limit ہو اور حکومت کی یقین دہانیوں کا تعاقب تو کرتے ہیں میرے خیال سے
اب سینیٹ کی assurances کا بھی تعاقب ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: پریویلیج موشن ۸ ۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

Mr. Sartaj Aziz: Point of order.. We also need to fix some time for discussion on the President's Address to the joint session.

Mr. Chairman: We will do that once we are through with the matters for which the session was called. I hope we will be able to start discussion on the political situation today. Once we conclude that then in consultation with the Minister for Justice and Law and Parliamentary Affairs, I hope we will be able to fix a time for discussion on the Address of the President.

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, when we can have a debate on the other matter.

*(interruptions)*

Mr. Chairman: Ahmedmian Soomro Sahib, this is a very important question. اس پر تو علیحدہ debate کرنی پڑے گی۔ so that we get the views of all the members. It is an important legal

[Mr. Chairman]
question. So, I felt, may be it is not necessary to go into it at this stage, may be at some other stage we can have a regular debate and then I can give a ruling on that point, but let us proceed with the business now before us.

Yes Prof. Khurshid Sahib.

## (i) RE: HOLDING ELECTION OF 2 VACANT SEATS OF SENATORS

پروفیسر خورشید احمد: اس وقت ہم مندرجہ ذیل تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ ہم نے یہ تحریک ۱۸ دسمبر کو بھیجی تھی۔ اس وقت سینیٹ کی صوبہ سرحد سے دو سیٹیں خالی ہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق کوشش کی جارہی ہے کہ ان کا انتخاب الگ الگ ہو جو دستور کے خلاف ہے دستور اور قواعد میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ سینیٹ کے انتخاب میں متناسب نمائندگی کے اصول پر صوبائی اسمبلی کے ارکان انتخاب کریں گے۔ ایک ایک سیٹ پر الگ الگ انتخاب، دستور کے الفاظ اور روح کے منافی ہوگا اور اسمبلی میں پائے جانے والے مختلف سیاسی رجحانات کو سینیٹ کے انتخاب میں نمائندگی سے محروم کر دے گا۔ ایسا اقدام واضح طور پر سینیٹ کے مستقبل کی ہیئت ترکیبی کو متاثر کرے گا۔ اور سینیٹ بحیثیت ادارہ اور صوبہ سرحد، دونوں کے مفاد کے خلاف ہوگا۔ اس لئے ہم تحریک پیش کرتے ہیں کہ سینیٹ کی استحقاق کمیٹی اس مسئلے پر فوری طور پر غور کرے اور حکومت کو ہدایت دے کہ خالی شدہ تمام سیٹوں پر بیک وقت متناسب نمائندگی پر انتخابات منعقد کرے۔

جناب چیئرمین: جناب قاضی حسین احمد صاحب آپ کی طرف سے بھی پڑھی ہوئی تصور کر لی جائے؟

قاضی حسین احمد: جی ہاں ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Syed Iftikhar Hussain Gillani: Opposed.

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! ہماری یہ تحریک ایک بڑی ہی اہم دستوری اور قانونی مسئلے سے متعلق ہے۔ یہ بات درست ہے کہ events have somewhat overtaken us یہ دونوں انتخاب ہو چکے ہیں اور دونوں ہمارے معزز بھائی منتخب ہو کر حلف لے چکے ہیں۔ ہمیں ان کی ذات سے تو کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن چونکہ مسئلہ ایک مستقل مسئلہ ہے اور بعض یہ بات کہ الیکشن اس وقت ہو چکا ہے اس لئے یہ تحاریک infructuous ہو گئی ہیں میری نگاہ میں یہ درست نہیں بلکہ اس کے نتیجے کے طور پر ایک ایسے بنیادی مسئلے کی طرف ہم آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ یہ طے ہونا چاہیئے as a policy matter اس لئے ضروری ہے کہ اس پر گفتگو ہو۔ اس ابتدائی گزارش کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ جناب والا! اگر آپ دستور کے آرٹیکل ۵۹(۲) کا مطالعہ فرمائیں اس میں یہ لکھا ہے کہ

> "59.(2) Election to fill seats in the Senate allocated to each Province shall be held in accordance with the system of proportional representation by means of the single transferable vote".

جناب والا! یہ سینیٹ ایک بڑا ہی unique ادارہ ہے اس کی حیثیت فیڈریشن کے نظام کو محفوظ رکھنے والے ادارے کی ہے قومی اسمبلی کا انتخاب signle member constituency کی بنیاد پر ہوتا ہے اور ہر صوبے سے آبادی کے تناسب سے ارکان منتخب ہوتے ہیں لیکن سینیٹ میں تین غیر معمولی چیزیں ہیں۔ جنہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر ان کو ایک دوسرے سے جدا کیا گیا تو وہ سینیٹ کی ہئیت ترکیبی، اس کے مزاج، اس کے کیریکٹر کو متاثر کرے گی وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ سینیٹ میں وفاق میں شامل چاروں صوبے مساوی نمائندگی رکھتے ہیں۔ پنجاب جو ملک کی ۵۸ فیصد آبادی کی نمائندگی کرتا ہے اور بلوچستان جہاں ملک کی آبادی کا صرف تین فیصد ہے دونوں اس میں برابر نمائندگی رکھتے ہیں۔ اس لئے کوئی ایسی چیز جو اس کے کیریکٹر کو متاثر کرے وہ دراصل سینیٹ کے کیریکٹر کو متاثر کرے گی۔ دوسری چیز اس سینیٹ میں یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ صوبوں کو مناسب نمائندگی ملے اور مساوی نمائندگی ہو اس کا

[Prof. Khurshid Ahmed]

دوسرا بنیادی اصول یہ ہے کہ صوبائی اسمبلیوں میں اور ملک کی سیاست میں پائے جانے والے تمام مکتبہ ہائے فکر، تمام سیاسی عناصر، تمام سیاسی رجحانات اس سینیٹ میں reflect ہوتے ہیں یہاں پہ simple majority کے اصول پر انتخاب نہیں ہوتا۔ ورنہ ایک صوبے میں جس پارٹی کو اکثریت حاصل ہے ہر ایک ہر جنرل سیٹ پر اسی کے ممبر آجائیں گے لیکن proportional representation کا اصول رکھا گیا۔ تاکہ صوبے میں جو بھی رجحانات پائے جاتے ہیں وہ تمام کے تمام reflect ہوں۔ یہی بنیاد ہے proportional representation کی اور پھر تیسری بنیادی چیز یہ ہے کہ اس میں general constituency اور technocrats کی constituency کو الگ الگ کیا گیا۔ لیکن ان دونوں میں بھی انتخاب proportional representation ہی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ proportional representation اور ہر مکتب فکر کا اس طریقے سے سینیٹ کے لئے منتخب ہونا یہ دراصل سینیٹ کا integral part ہے اس کے بغیر سینیٹ کا کیریکٹر مجروح ہوتا ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ اگر دو سیٹیں کسی ایک صوبے سے خالی ہوتی ہیں اور آپ ان کا انتخاب ایک ساتھ کرتے ہیں اس کے نتیجے میں Province میں majority party اور minority party، دونوں کا ایک ایک نمائندہ آئے گا۔ اور proportional representation کی بنیاد پر جو دستور کا اصل مقصد ہے پورا ہو سکے گا۔ لیکن اگر آپ یہ انتخابات الگ الگ کرتے ہیں تو by-elections میں پھر آپ proportional represetnation کو ختم کر دیتے ہیں اور برسراقتدار پارٹی محض اپنی اکثریت کی بنیاد پر ہر سیٹ جیت سکتی ہے۔ جو دستور کے خلاف ہے۔ اس لئے جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایک clear ruling آجائے اور یہ بات آئندہ کے لئے طے ہو جائے کہ جب بھی ایوان کی ایک سے زیادہ سیٹیں خالی ہوں گی اس وقت انتخاب بیک وقت ہوگا اور دستور کے مطابق proportional representation کی بنیاد پر ہوگا۔ اگر اس کو مان لیا جائے تو اسی طرح سینیٹ کے حقیقی کیریکٹر کا تحفظ ممکن ہے ورنہ ہم اس کو یعنی اس کے استحقاق

کو اور اس صوبے کے استحقاق کو جس کی نمائندگی کی جا رہی ہے ۔ اسکو مجروح کریں گے ۔ شکریہ!

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اس وقت جو مسئلہ زیر غور ہے جس کی وجہ سے یہ تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے وہ صوبہ سرحد میں سینیٹرز کے انتخاب کا مسئلہ ہے صوبہ سرحد کی اسمبلی کی نوعیت اس طرح ہے کہ اگر دونوں سیٹوں کا انتخاب بیک وقت متناسب طریقہ نمائندگی پر ہوتا تو اس میں سے ایک سیٹ اس گروپ کو ملتی جس کی حکومت ہے اور دوسری سیٹ اس گروپ کو ملتی جو اس وقت اپوزیشن میں ہے ۔

وہاں کی اسمبلی کا جو کیریکٹر ہے وہ سب لوگوں کے سامنے ہے لیکن وہاں کی اپوزیشن کو اس جائز حصے سے محروم کرنے کے لئے دونوں سینیٹرز کا انتخاب الگ الگ کیا گیا اور اس طریقے سے دونوں ہی سیٹیں حکمران پارٹی کے حصے میں آئیں اور اپنے جائز حصے سے اپوزیشن کو محروم کر دیا گیا ۔ جناب والا! اسی متناسب طریق نمائندگی کے اصول کو محفوظ کرنے کے لئے ابتدائی الیکشن میں یہ کیا گیا کہ Technocrats' constituency اور general constituency دونوں کو تو الگ الگ کر دیا گیا ۔ لیکن ۳ سال کی میعاد اور ۶ سال کی میعاد والوں کے ایک ہی دفعہ اکٹھے الیکشن کرائے گئے ان کو الگ الگ نہیں کیا گیا اور قرعہ اندازی کے ذریعے سے پھر یہ فیصلہ ہوا کہ کون تین سال کے لئے ہوگا اور کون ۶ سال کے لئے ہوگا ۔ اسی طرح اس وقت بھی دونوں سیٹوں کا جو کہ ایک ہی وقت میں خالی تھیں اگرچہ وہ ایک ہی دن میں خالی نہیں ہوئی تھیں لیکن ایک ہی وقت میں خالی تھیں اور جب الیکشن کمشنر ایک سیٹ کے لئے انتخابی شیڈول دے رہا تھا تو اس وقت بھی دوسری سیٹ خالی موجود تھی ۔ اس لئے دونوں سیٹوں کے لئے حکومت کو ہدایت کرنی چاہیئے تھی کہ دونوں سیٹوں کے لئے بیک وقت وہ انتخابی شیڈول دے دے اور اس طریقہ سے جو دو آدمی منتخب ہوتے اسی قرعہ اندازی کے اصول کے مطابق دونوں کے لئے قرعہ ہوتا کہ کون تین سال کے لئے ہے اور کون ۶ سال کے لئے ہے لیکن اس قرعہ اندازی کے متناسب طریق نمائندگی کے ان تمام اصولوں کو پامال کیا گیا ہے ۔ محض اس لئے کہ اپوزیشن کو اپنے جائز حصے سے محروم کر دیا جائے ۔ میں صوبہ سرحد کے اسی حلقہ انتخاب کا نمائندہ ہوں اسمبلی کی طرف سے منتخب ہو کر یہاں آیا ہوں اور بحیثیت سینیٹر صوبہ سرحد کے اسی حلقہ انتخاب کے ایک نمائندگی کے ہیں

[Qazi Hussain Ahmed]

سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے پھر میں اسلامی جمہوری اتحاد سے تعلق رکھتا ہوں اور اسلامی جمہوری اتحاد کو اپنے جائز حصے سے محروم کیا گیا ہے، شکریہ!

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آپ کی معلومات کے لئے میں یہ عرض کرونگا کہ غلام اسحق خان کے صدر منتخب ہونیکے نتیجے کے بعد دوسرے ہی دن میں نے الیکشن کمشن کے چیئرمین کو لاہور سے تار دی تھی کہ مہربانی کرکے دونوں الیکشن ایک ہی دن کرلئے جائیں اور پھر غلام اسحق خان صاحب کی دعوت کے موقع پر میں نے انہیں زبانی بھی یہ گزارش کی تھی کہ مہربانی کرکے دونوں الیکشن ایک ہی دن کرائے جائیں تو میں آپ کی معلومات کے لئے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ عین موقع پر بھی ہم نے ان پہ یہ چیز واضح کی تھی۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر قانون صاحب۔

سید افتخار حسین گیلانی: میں بڑا مشکور ہوں جناب والا! ان معزز اراکین سینیٹ کا جنہوں نے آئین کے تحفظ کا اور آئین کے آرٹیکلز کا لحاظ اور اس پر قائم رہنے کے متعلق فرمایا ہے اس کے دو پہلو ہیں! ایک پہلو تو جناب یہ ہے کہ یہ الیکشن کمیشن اسی آئین کے تحت جس کے متعلق معزز ممبرز نے فرمایا ایک مکمل طور سے آزاد اور آئینی ادارہ ہے۔ آرٹیکل ۲۱۹ (بی) کے تحت الیکشن کمشن ایک آئینی ادارہ ہے اور اس کی charged duties ہیں۔ ان ڈیوٹیز کی شق (بی) میں یہ کہا گیا ہے

"organizing and conducting election to the Senate or to fill casual vacancies in a House or a Provincial Assembly;"

پہلا پہلو تو اس کا یہ ہے کہ جناب یہ ایک آئینی ادارہ ہے آج ہم یعنی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کبھی بھی ایسا کوئی کام کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی جس سے کسی ایسے ادارے کے کام میں جس کو آئین میں تحفظ دیا گیا ہے یا اس کو مکمل اختیارات دیئے گئے ہوں مداخلت ہو، جناب چیئرمین صاحب! اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ دو نشستیں جن کے متعلق معزز ممبران نے فرمایا کہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء کو ایک سیٹ خالی ہوئی ہے اب جناب اسی آئین کے آرٹیکل ۲۲۴ کی شق (۵) میں آپ دیکھیں کہ

"When a seat in the Senate has become vacnat, an election to fill the seat shall be held within thirty days from the occurrence of the vacancy."

اب جناب وہ نشست ۲۴ نومبر کو خالی ہوئی اور انتخابی شیڈول miminum possible time دے کر ۲۲ دسمبر کو اس کے انتخابات ہوئے دوسری سیٹ جس کے متعلق معزز اراکین فرما رہے ہیں وہ officially vacant ہوئی ۱۳ دسمبر ۸۸ کو۔ چنانچہ میرے خیال سے الیکشن کمیشن کے لئے بھی ممکن نہیں تھا کہ وہ ان دونوں سیٹوں کا اکٹھا انتخاب کروا لیتے کیونکہ وہ پھر آرٹیکل ۲۲۴ کی provisions سے hit ہوتے۔ کیونکہ آرٹیکل ۲۲۴ میں ۳۰ دن کی میعاد دی ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے اس سے پہلے ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ ایک سیٹ تھی ٹرائبل ایریا کی۔ بہرحال اس کے لئے بھی ہم وجوہات دیں گے اب اس کا بھی الیکشن کمیشن نے اعلان کر دیا ہے تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہم نہیں سمجھتے کہ یہ ہمارے دائرہ اختیار میں ہے کہ ہم الیکشن کمیشن سے کہیں کہ آپ انتخاب اس طریقے سے کریں اور اس طریقہ سے نہ کریں۔ وہ ایک آئینی ادارہ ہے۔ دوسرا جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ تاریخیں بالکل مختلف تھیں بہت فرق تھا دونوں تاریخوں میں ایک ۲۴ نومبر کو خالی ہوتی ہے اور دوسری ۱۳ دسمبر کو ان میں تقریباً تین ہفتے کا وقفہ تھا ان کو غالباً اس لئے ایسا کرنا پڑا۔

Mr. Chairman: Prof. Khrshid Ahmed Sahib, do you want to say anything in response to this ?

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں محترم وزیر عدل نے جس سپرٹ میں اور جس انداز میں اس مسئلے پہ respond کیا ہے اس پہ ان کے attitude کو welcome کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کی روح یہی ہے کہ ہم دلائل کی بنیاد کے اوپر اور جو بھی دستوری اور قانونی تقاضے ہیں ان کو سامنے رکھ کر کے معاملات کا جائزہ لیں اگر ان کی حکومت نے اس معاملے میں کوئی مداخلت نہیں کی ہے تو ہم بہرحال اس چیز سے واقف نہیں ہیں لیکن یہ بات درست ہے کہ دستور کے تحت الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ جب کوئی سیٹ خالی ہو تو وہ اس کو fill کرے مجھے اس سے اتفاق ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسی دستور میں انتخاب کے طریقے کے بارے

[Prof. Khurshid Ahmed]

یہاں بھی کچھ چیزیں کہی گئی ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ صدر کا انتخاب چونکہ ۱۲ تاریخ کو ہو گیا تھا، ۱۳ کو ان کے حلف لیتے ہی یہ سیٹ خالی ہو گئی اور اس کے اور پہلی سیٹ کی آخری تاریخ کے درمیان پورے ۱۱، ۱۲ دن کا فرق موجود تھا۔ دستور میں کہیں یہ نہیں ہے کہ کسی انتخاب کو آپ لازماً تیسویں دن تک مؤخر کریں بلکہ یہ ہے کہ تیس دن کے اندر ہی اندر انتخاب ہو جانا چاہیے دوسرے الفاظ میں دونوں سیٹوں کا انتخاب ۲۲ تاریخ کو ہو سکتا تھا، وہی حلقہ انتخاب ہے وہی electorals ہیں اس کے اندر کوئی administrative problems involve نہیں تھیں اور اس طرح دوسرا تقاضا دستور کا پورا ہو جاتا جو کہ بصورت دیگر violate ہوا ہے میرا مقصد کسی کو condemn کرنا نہیں ہے میرا مقصد اس ایوان کے Constitution کا جو نظام ہے اس کا تحفظ کرنا ہے اور اس سلسلے میں الیکشن کمیشن کو بھی اس کی پوری آزادی کے باوجود اور اس کے پورے احترام کے ساتھ اس ایوان کا فرض ہے کہ متوجہ کرے کہ جب بھی کوئی ایسی صورتحال پیدا ہو کہ ایک سے زیادہ نشستیں کسی صوبے میں خالی ہو گئی ہوں تو جہاں وہ تیس دن کی دستوری پروویژن کا احترام کرے وہیں متناسب نمائندگی کا بھی احترام کرے اور کوئی امکان اور کوئی گنجائش اگر ایسی ہو کہ ان دونوں کو بیک وقت پورا کیا جا سکے اور آپ کو دستور کا اصول معلوم ہے کہ دستور کی دو provisions کے درمیان بظاہر کوئی مشکل پیش آ رہی ہو تو پھر وہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے جس سے دونوں کے تقاضے پورے ہو سکیں اور یہی ہمارا مقصد ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پہلو سے میرا پوائنٹ بڑا مضبوط ہے اور وزیر عدل نے جو کچھ کہا ہے اس سے میرے نقطہ نظر کو ایک حیثیت سے تقویت حاصل ہوتی ہے اور آئندہ کے لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ اصول تسلیم کیا جائے، شکریہ!

Mr. Chairman: Are you pressing this motion? Would you like a ruling on this ?

Prof. Khrshid Ahmed: Definitely, Sir.

Mr. Chairman: Well, then I will give my ruling. Two honourable Senators namely Professor Khurshid Ahmed and Qazi Hussain Ahmed have asked for leave to raise a question of privilege on the ground that there were two vacancies to the Senate from the Province of NWFP and according to the honourable Senators elections to both these seats should have been held simultaneously

so that the seats could have been filled up on the basis of proportional representation as required under Article 59 of the Constitution. According to the honourable Senator Professor Khurshid Ahmed, in this manner the political complexion of the provincial Assembly of NWFP would have been more appropriate reflected in the Senate.

According to Qazi Hussain Ahmed, the honourable Senator, if the elections had been held on the same date, one seat could have gone to the party in government and the other seat could have gone to the party in opposition.

In response to this motion, the Minister for Law and Justice has relied on Article 219 (b) and he has stated that the fixation of date is a matter exclusively within the jurisdiction of the Election Commission of Pakistan which is an independent body. He has also said that under Article 224(5) of the Constitution the two seats became vacant on separate dates and therefore, keeping in view the requirements of Article 224(5) it was not possible that the two elections should have been held on the same date.

I have considered the arguments of both sides. In my opinion the question involved in these motions is a question of interpretation of the Constitution and more appropriately interpretation of Article 224(5) which is a matter exclusively within the jurisdiction of the superior courts of Pakistan. To the extent that any interpretation concerns the procedure and proceeding of this House, it is within my jurisdiction but otherwise this would be exclusively within the jurisdiction of the superior courts of Pakistan. Accordingly I find that this is not a matter which requires the intervention of the Senate and I rule out this motion under Rule 62(3) of the Rules of Procedure of this House. Thank you.

Privilege motion No. 9 stands in the name of Malik Abdul Wahid. Since he is not present, it stands dropped. Next privilege motion, Faridullah Khan Sahib.

اب اس کا الیکشن بھی اناؤنس ہو گیا ہے۔

**ملک فریداللہ خان:** سر لیکن خلاف ورزی تو ہوئی ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی فرمائیے۔

## (ii) RE: DELAY IN HOLDING ELECTIONS TO FILL A VACANT SEAT IN THE SENATE FROM FATA

ملک فرید اللہ خان: میں تحریک کرتا ہوں کہ سینیٹ اس اہم آئینی خلاف ورزی پر غور فرمائے۔ سینیٹ میں قبائلی علاقوں کی مخصوص نشستوں میں سے ایک پر انتخاب گزشتہ مارچ سے معرض التواء میں چلا آ رہا ہے پھر مئی میں جبکہ اسمبلیاں توڑ دی گئیں تو ایک جواز بنتا تھا کہ الیکٹورل کالج موجود نہیں۔ اس کے بعد اکتوبر میں ملک میں عام انتخابات ہوئے اسمبلیاں وجود میں آئیں آئینی تقاضا یہ تھا کہ سینیٹ کی اس خالی نشست پر بھی انتخاب کے لئے شیڈول کا اعلان کیا جائے۔ آئین کے آرٹیکل ۲۲۴ کلاز (۵) کے مطابق سینیٹ کی خالی نشست پر ۳۰ دن کے اندر انتخاب لازمی ہے لیکن تا حال اس سیٹ پر شیڈول کا اعلان نہیں کیا گیا ہے جو کہ آئین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ہم نے بحیثیت ممبران سینیٹ آئین کی حفاظت کا حلف اٹھایا ہے اس لئے آئین کی اس خلاف ورزی سے ممبران سینیٹ کا استحقاق بری طرح مجروح ہوا ہے لہٰذا اس پر غور فرمایا جائے۔

**Mr. Chairman:** Is it being opposed ?

**Syed Iftikhar Hussain Gillani:** Opposed ?

جناب چیئرمین: آپ اس پر مزید کچھ کہنا چاہیں گے۔

ملک فرید اللہ خان: سر آئین کی دفعہ ۲۲۴ کلاز (۵) میں یہ بالکل واضح ہے میں پڑھ دیتا ہوں

"When a seat in the Senate has become vacant, an election to fill the seat shall be held within 30 days from the occurrence of the vacancy."

جناب والا! اس کو ہم چھوٹی موٹی خلاف ورزیاں تسلیم کریں اور یہ تسلسل حکومت میں جاری رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے فرائض منصبی سے انصاف نہیں کریں گے۔ فاٹا کی یہ نشست دوسری نشستوں کے ساتھ قرعہ اندازی کے بعد خالی ہوئی تھی اس کے بعد الیکشن ہوئے تو صوبہ سرحد اور پنجاب میں جہاں بھی سینیٹ کی نشستیں خالی تھیں ان کے لئے انتخابی شیڈول کے اعلانات ہوئے بلکہ سینیٹر صاحبان

باقاعدہ منتخب ہو کر اس سینیٹ کے ممبر بھی بن چکے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ فاٹا کی یہ جو نشست خالی ہوئی تھی اس کا اعلان الیکشن کمیشن نے کیوں نہیں کیا یہ ایک خلاف ورزی ہے۔ میں جناب وزیر انصاف کا انتہائی احترام کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ جو لوگ بھی آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کا احتساب ہونا چاہیئے اور اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاہیئے تاکہ جو اس کے ذمہ دار ہوں ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جا سکے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر قانون صاحب۔

سید افتخار حسین گیلانی: ۔ میں آنریبل ممبر کا مشکور ہوں۔ جناب واقعات ایسے تھے کہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۸ء کو فاٹا سے سینیٹ کی چار سیٹیں خالی ہوئیں۔ اب نیشنل اسمبلی سے وہاں کا ٹوٹل الیکٹورل کالج ۸ ہے۔ اس وقت جب یہ الیکشن نوٹیفائی ہوا تھا تو تین کے nomination papers داخل ہوئے لیکن ان دنوں نیشنل اسمبلی کے اس علاقے سے ۲ ممبرز نہیں تھے تین کا تو الیکشن ہو گیا اور چوتھے کے بارے میں جو آنریبل ممبر فرما رہے ہیں اس کے لئے nomination papers ہی فائل نہیں ہوئے تھے اس کے بعد یہ process نہیں ہو سکا۔ پھر اسمبلیاں ٹوٹ گئیں ۲۹ مئی ۸۸ء کو پھر جب دوبارہ انتخابات ہوئے تو اس میں فاٹا سے ۶ ممبرز کی ممبر شپ ۴ ۲ نومبر ۸۸ء کو نوٹیفائی ہو گئی دو میں تنازعہ تھا ایک میں الیکشن کمیشن کی طرف سے دوبارہ گنتی کا آرڈر ہوا تھا۔ دوسرے حلقے میں ری پولنگ کا آرڈر ہوا تھا وہ کہیں later half of December میں سیٹیں fill کی گئیں تب جا کر الیکٹورل کالج مکمل ہوا۔ اور جب الیکٹورل کالج مکمل ہو گیا تو الیکشن کمیشن نے الیکشن شیڈول کا اعلان کر دیا ہے اور ۲۳ جنوری کو انتخابات ہونے ہیں۔ میں اس معاملے میں بالکل آنریبل ممبر سے متفق ہوں کہ آئین کا مکمل احترام ہونا چاہیئے یہ ایسی وجوہات تھیں جن کی بنا پر الیکشن کمیشن مجبور تھا۔ کیونکہ الیکٹورل کالج تھا ہی نہیں۔ جب الیکٹورل کالج نہیں تھا تو الیکشن نوٹیفائی کر بھی دیتے تو انتخاب نہیں ہو سکتا تھا اس سلسلے میں، میں وثوق سے کہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن سے کوئی ایسی غلطی یا کوتاہی نہیں ہوئی جس سے ہم ان سے کوئی ناراضگی کا اظہار کریں اور میں آنریبل ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آئین کا انشاءاللہ مکمل احترام ہو گا ادھر سے بھی یہی سپرٹ ہے اور ہم بڑے مشکور ہیں ادھر سے بھی انشاءاللہ ایسے ہی قائم رہے گا۔

جناب چیئرمین : ملک صاحب وزیر صاحب کی یقین دہانی کے بعد جن مجبوریوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے کیا آپ اس کو پریس کریں گے ۔

ملک فرید اللہ خان : جناب ! میں یہ عرض کروں گا کہ جب ۱۶ / نومبر کو انتخابات ہوئے تو ۸ میں سے ۶ ممبرز موجود تھے اور ۲ سیٹوں پر جھگڑا تھا تو یہ کہنا مناسب نہیں ہو گا کہ الیکٹورل کالج پورا نہیں تھا کیونکہ ۸ میں سے ۶ ممبر موجود تھے اور اس کے بعد ساتواں ممبر جو تھا ایک ہفتے کے بعد اس کی بھی نوٹیفکیشن ہوئی البتہ ایک سیٹ پر ایک حلقے میں دوبارہ الیکشن ہوا تو ایک ممبر کی کمی کی وجہ سے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے پورا جو الیکٹورل کالج تھا وہ موجود نہیں تھا ۔ مارچ کی وزیر صاحب نے جو بات کی تھی اس وقت بھی یہ صورت حال نہیں تھی تین nomination papers داخل کئے گئے تھے لیکن ممبران قومی اسمبلی کے آٹھ کے آٹھ موجود تھے چار نشستوں میں ایک ممبر کے لئے دو ممبران قومی اسمبلی میں سے ایک propose کرتا ہے اور ایک second کرتا ہے تو دو ممبرز کافی ہوتے ہیں ۔ تو وزیر صاحب کی یقین دہانی کیا ہے بلکہ خلاف ورزی تو ہو چکی ہے ۔ یہ کوئی یقین دہانی نہیں ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جان بوجھ کر الیکشن کمشن نے اس شیڈول کا اعلان نہیں کیا Electoral College پورا تھا اور آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ اس لئے میں گیلانی صاحب سے یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے ساتھ یہ اتفاق کریں کہ اس موشن کو Privileges Committee کے سامنے پیش کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں ۔ تاکہ مزید وضاحت ہو جائے کہ آیا خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں ۔

جناب چیئرمین : تو کیا آپ اپنی موشن کو پریس کرتے ہیں ۔

ملک فرید اللہ خان : جی ہاں بالکل پریس کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

سید افتخار حسین گیلانی : میرا خیال ہے کہ میں نے پہلے ہی الیکشن کمشن کی independence کے متعلق عرض کر دیا ہے ۔ آنریبل ممبر صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ اس پہلو کو بھی مدنظر رکھتے کہ الیکشن کمشن نے اپنی wisdom میں یہ سمجھا اور اگر electoral college میں مکمل ۸ ممبران نہ ہوتے تو مجھے یقین تھا کہ ۶ پر بھی وہ اعلان کر دیتے تو پھر بھی ناراضگی ہوتی اور گلہ ہوتا ۔

**Mr. Chairman:** Is it all these 8 members who vote for each seat ?

**Syed Iftikhar Hussain Gillani:** Yes, that is the electoral college.

**Mr. Chairman:** And when was this completed ?

**Syed Iftikhar Hussain Gillani:** This was about middle of December.

There were two seats as I submitted, in one recounting of votes was ordered by the Election Commission and in another re-polling. So, they were completed in about middle of December and immediately thereafter, they announced these dates. I still submit, Mr. Chairman, that about the independence of the Election Commission I don't think we should have any doubt to that.

**Mr. Chairman:** Now the question is not of independence. The question is of the violation of the Constitution ?

**Syed Iftikhar Hussain Gillani:** They have not violated.

**Mr. Chairman:** So, that is the point — they have not.

The honourable Senator, Malik Faridullah Khan has asked for leave to raise a question of privilege on the ground that a vacancy in the Senate existing since March 1988 has been delayed. He has stated in the privilege motion that there were some justification for delay after the 29th of May, 1988, because the Assembly was non-existent, and according to him there was no justification for the delay in holding the election to the vacancy after the National Assembly had come into existence on the 16th of November, 1988. In this context, the honourable Senator has referred to Article 224 (5) of the Constitution and said that a vacancy must be filled within 30 days according to the Constitution. The honourable Minister for Justice and Law has agreed with the honourable Senator that the vacancy must be filled within 30 days but as contended that the electoral college was not complete for various reasons which he has given and he has stated that the electoral college was completed in about the middle of December, 1988, and thereafter, the Election Com-

[Mr. Chairman]
mission has announced the schedule for the election and the election is now due to be held on the 23rd of January, 1989. In view of the fact that there were compelling reasons for not holding the elections at on earlier date, I find that there was justification for the delay. In any case, the matter of interpretation of the Constitution is exclusively within the jurisdiction of the superior courts and I would not like to go into that question. There are several rulings by the previous Chairman on this point also.

In view of these findings, I find that this motion is out of order under Rule 62(iii) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in this House.

Now, we move on to the adjournment motions. Now, either we can take the adjournment motions or if the House so desires and wants to proceed with the discussion on the political situation, we could start with that debate immediately. I just would like to have the sense of the House.

محمد علی خان صاحب: آپ کا کیا خیال ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشنز کو ڈیفر کر دیں۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, we should take up the adjournment motions.

Mr. Chairman: Right. We will take up the adjournment motions. So, the first adjournment motion is then by Prof Khurshid Ahmed on the financial crisis faced by the 20 Universities. Mr. Zahoor-ul-Haq is on point of order.

Mr. Zahoor-ul-Haq: Mr. Chairman, sense of the leader of the House should be sought on this question.

جناب چیئرمین: sense کا مطلب ہے کہ general consenses

But if the leader of the majority party says

I have no objection. Just I feel that کہ نہیں جی، کر لیں، آدھے گھنٹے کی بات ہے تو

may be, I would have asked the other honourable members if it is more time but it is a question of half an hour only. So, we will then take up these adjournment motions.

پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: عجیب اتفاق ہے کہ میرا پہلا سوال تعلیم کے بارے میں آیا تو وزیر تعلیم موجود نہیں تھے (اسی دوران میں وزیر تعلیم ہاؤس میں تشریف لے آئے اور ان کا شکریہ ادا کیا)

## ADJOURNMENT MOTIONS

### (i) RE: FINANCIAL CRISIS FACED BY THE UNIVERSITIES FOLLOWING A CUT IN THEIR EXPENDITURE

**Prof. Khurshid Ahmed:**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"It has been reported in the 'Muslim' of December 12, 1988, that 20 universities of the country are facing several financial crisis and that the recurring budget for the year 1988-89 is substantially lower than the allocations for the previous year. It has also been reported that the promise made by the Federal Government to support the universities deficit in the past has not been fulfilled. This is creating a very serious situation for all the institutions of higher learning in Pakistan. I, therefore, beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this situation."

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر تعلیم، کیا آپ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

سید امیر حیدر کاظمی: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: جی، وہ مخالفت کر رہے ہیں لہٰذا پروفیسر صاحب کیا آپ اس پر مزید کچھ کہنا چاہیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: جی ضرور۔ جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ یہ مسئلہ اہم ہے، شاید اس کے بارے میں دو آراء نہیں ہو سکتی ہیں اس لئے کہ تعلیم پر اس ملک کے مستقبل کا انحصار ہے۔ ہماری نئی نسلیں جو کردار ملک کی تعمیر میں ادا کر سکتی ہیں وہ تعلیم کے نظام پر depend کرتا ہے اور اس میں جس طرح ابتدائی تعلیم اہم ہے، اسی طرح ہائر ایجوکیشن بھی اہم ہے۔ جناب چیئرمین! آپ

[Prof. Khurshid Ahmed]

کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے تعلیم کے موضوع پر بحث کے دوران میں نے یہ بات کہی تھی کہ ابتدائی تعلیم، پرائمری ایجوکیشن اس وقت ملک میں بڑے برے حال میں ہے اور اس کو میں top priority دیتا ہوں۔ تعلیم اور مستقبل کے لئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ higher education کو کسی حیثیت سے بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے higher education کو نظر انداز کر کے آپ کو جو Professionals درکار ہیں اور جو اس ملک کو manpower درکار ہے، جیسے سائنس، ٹیکنالوجی، Social Sciences ہیں، ان تمام میں ہم ان سے محروم ہو جاتے ہیں۔

پھر جناب والا! میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں ایک تعلیمی ٹیکس خاص طور پر تعلیم کے لئے لگایا گیا اور اس تعلیمی ٹیکس سے ایک ارب سے زیادہ کی آمدن ہو رہی ہے اور جیسے امپورٹ بڑھتی ہے یہ ٹیکس بھی آپ سے آپ بڑھتا جاتا ہے یہ ایک قسم کا buoyant tax ہے اور تصور یہ تھا کہ یہ ٹیکس اس پر مستزاد ہوگا جو بجٹ عام ایجوکیشن کے لئے allocate کیا جاتا ہے اس کے معانی یہ نہیں ہیں کہ یہ جو عام allocation کی جاتی ہے۔ اس کو ختم کر دیا جائے گا یا کم کر دیا جائے گا۔ بلکہ مقصد یہ تھا کہ اس کو supplement کیا جائے گا۔ ان تمام وجوہ سے تعلیم کی اہمیت اور تعلیم کے لئے مالیات کی فراہمی۔ اور پھر آپ اس امر سے واقف ہیں کہ کل قومی پیداوار کا ہمارے ملک میں ڈیڑھ فیصدی صرف مجموعی طور پر تمام تعلیم اور ٹیکنالوجی پر خرچ ہو رہا ہے جب کہ دوسرے ترقی پذیر ممالک میں بھی یہ تناسب چار فیصدی، پانچ فیصدی، چھ فیصدی، حتیٰ کہ سات فیصدی تک بھی ہے اور یونیسکو نے یہ کہا ہے کہ ہر ملک کے لئے کم از کم تعلیم کی allocation چار اور پانچ فیصدی کے درمیان ہونی چاہیئے۔ تو ان حالات میں allocation کو بڑھانے کی بجائے کم کر دینا اور جو وعدے اس سے پہلے حکومت نے کئے تھے، ان سے بھی صرف نظر کر لینا۔ یہ ملک کے لئے بڑا ہی نقصان دہ ہے، میری معروضات کا تعلق تین نکات سے ہے، پہلا نکتہ یہ ہے کہ تعلیم کی اہمیت کی بنا پر تعلیم کے لئے وسائل کی فراہمی، اولین ذمہ داری ہے خواہ کسی اور جگہ سے آپ اخراجات کو کاٹیں لیکن تعلیم کے لئے اخراجات کو ہرگز نہ کاٹیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ تعلیم میں اعلیٰ تعلیم اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ تعلیم کی کوئی اور برانچ یا یونیورسٹی کی تعلیم اور ریسرچ بھی اتنی اہم ہے جتنی کہ تعلیم کی دوسری برانچز۔ آپ پرائمری کی تعلیم کے لئے وسائل فراہم کیجئے۔ Adult Education کا اہتمام کیجئے، سپیشل ایجوکیشن کا اہتمام کیجئے۔

But not at the cost of the higher education

ان کے درمیان کوئی تناقض نہیں ہے۔ کوئی تضاد نہیں ہے simultaneously یہ کام ہونا چاہئے

اب جناب والا! تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملک میں Inflation ہے، تعلیم کا quantitative expansion ہو رہا ہے۔ اس کا فطری تقاضا ہے کہ اگر جس مقام پر آپ ہیں، وہاں پر آپ رہنا چاہتے ہیں تب بھی جو کچھ آپ خرچ کر رہے ہیں آئندہ اس سے زیادہ دیں لیکن اگر صورت حال یہ ہو جائے کہ ماقبل میں آپ نے جو کچھ دیا ہے تعلیم کے لئے آپ اس سے کم کر دیں تو اس کے معانی یہ ہیں کہ آپ عالمی حیثیت سے یونیورسٹیز کا گلا گھونٹ کر ان کو مجبور کر کے ختم کر دینا چاہتے ہیں اس اقدام سے اگر یہ اطلاع صحیح ہے، تو ملک کی ۲۲ میں سے ۲۰ یونیورسٹیاں affected ہیں اور پھر سابقہ پرائم منسٹر نے خصوصی طور پر تمام وائس چانسلرز کو بلا کر ایک پالیسی بنائی تھی اور اس پالیسی کے اندر ایک نظام کار بنایا تھا جس کے دو پہلو تھے ایک آئندہ کے لئے allocation اور دوسرا ماضی کے جو deficit تھے ان کو مرکزی حکومت write off کر دے گی۔ لیکن اس اطلاع کے مطابق ان دونوں معاملات میں وعدہ خلافی کی گئی ہے اور اس طرح ملک کی ۲۰ جامعات شدید مالی crisis کے اندر مبتلا ہیں یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور یہ recent occurrence ہے اور اس کی اصلاح حکومت کے دائرہ اختیار کے اندر ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی شرائط تحریک التواء کے لئے ہیں وہ سبھی پوری ہوتی ہیں اور میں توقع رکھتا تھا کہ وزیر تعلیم اس تحریک التوا کا خیر مقدم کریں گے لیکن انہوں نے اسے oppose کرنا بہتر سمجھا شاید وزیر بن جانے کے بعد لوگوں کا مزاج یہی ہو جاتا ہو لیکن بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ وہ میری معروضات پر غور کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اس ایوان میں ہم اس مسئلے پر بات کر سکیں۔ شکریہ!

**جناب چیئرمین:** جناب وزیر تعلیم صاحب۔

**سید امیر حیدر کاظمی:** جناب چیئرمین صاحب، یہ صحیح نہیں ہے کہ ہم نے جامعات کی گرانٹ میں کمی کی ہے۔ بلکہ درحقیقت ہم نے اس سال جامعہ کی گرانٹ میں گیارہ فیصد اضافہ کیا ہے ۸۸-۱۹۸۷ء میں recurring اخراجات ۹۸۰٫۹۷ ملین تھے اور اس سال ہم نے establishment اور دیگر اخراجات کے لئے ۹۶۶٫۱۴ ملین رکھے ہیں۔ اور ۹۵ ملین ہم نے repair اور maintenance کے لئے رکھے ہیں۔ اس طرح اس سال کل رقم ۱۰۶۱٫۱۴ ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس طرح گیارہ فیصد رقم جامعات کی گرانٹ کے لئے پچھلے سال سے زیادہ رکھی گئی ہے۔ لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ یونیورسٹیوں کی گرانٹ میں کمی کی گئی ہے۔

میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں جناب چیئرمین! کہ ہمارے ملک میں ہمیشہ تعلیم کا مسئلہ neglected رہا ہے اور عدم توجہی برتی گئی ہے اور وزیر بننے کے بعد جیسے پروفیسر صاحب نے کہا، وزیر بننے سے پہلے پروفیسر صاحب بھی طالب علموں کے لئے کام کرتے رہے ہیں اور جامعات کی گرانٹ کے لئے کام کرتے رہے ہیں۔ اور میں نے بھی کام کیا ہے۔ اور وزیر بننے کے فوراً بعد گیارہ فیصد اضافہ کر دیا ہے دماغ خراب نہیں ہوا ہے بلکہ ہم نے اچھے مقاصد کو حاصل کرنے کی جدوجہد اور کوشش کی ہے اور جہاں تک جامعات کی deficit financing کا تعلق ہے وفاقی حکومت نے کبھی یہ نہیں کہا کہ جس قدر deficit ہے وہ ہم نہیں دیں گے۔ بلکہ ہم نے یہ کہا ہے کہ آڈیٹرز کی ایک ٹیم بنائی گئی ہے جو اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ جس یونیورسٹی کو جتنا deficit ہوا ہے اس حساب سے ہم رقم release کریں گے۔ میں جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت فاضل سینیٹر صاحب کے اٹھائے ہوئے نکات کے پیش نظر مناسب اقدام کر رہی ہے اس لئے کارروائی کو ایڈجرن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** ایڈمیسیبلٹی پر بھی کچھ کہیں ناں کہ کیوں ایڈمیسبل نہیں ہو سکتی۔

**سید امیر حیدر کاظمی:** اس لئے کہ جو نکات اٹھائے گئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔۔۔

**جناب چیئرمین:** دو نکتے اٹھائے گئے ہیں ایک تو یہ ہے severe financial crisis

آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے financial crisis ہے۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ بجٹ allocation میں کمی کی گئی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں وہ درست نہیں ہے سو آپ ایک بات صحیح مانتے ہیں اور دوسری کو آپ غلط کہہ رہے ہیں جس بات کو آپ صحیح مانتے ہیں کہ severe financial crisis ہیں اس کی ایڈمسبلٹی پہ کچھ کہنا چاہیں گے۔

سید امیر حیدر کاظمی: جی اسی میں، میں کہہ رہا ہوں کہ آڈیٹرز کی جو ٹیم ہے وہ بیٹھے گی اور وہ فیصلہ کرے گی کہ کتنا deficit ہوا ہاکس یونیورسٹی کو یا اور اس کے بعد ہم وہ رقم release کریں گے۔ تو ضرورت نہیں ہے ایسی کہ اسے ایڈمٹ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب آپ کچھ مزید کہنا چاہیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں وزیر محترم کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ جیسا انہوں نے کہا کہ دماغ درست ہی رہے گا سب کا، لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے مسئلہ یہ تھا کہ جس ملک میں ۱۵ سے ۱۷ فیصد انفلیشن ہو رہا ہے اور میں نے یہی دلیل دی تھی کہ جس طرح Elice in the wonder land to remain where you are, you have to move انفلیشن کے زمانے میں کرنا پڑتا ہے کہ اگر آپ انفلیشن سے زیادہ allocation نہیں دیتے ہیں تو real terms میں یہ کمی ہے اب وہ مان گئے ہیں اس بات کو کہ real terms میں کمی ہو رہی ہے۔ اسی طریقے سے huge deficit جو ہے جس کی بنا پر وہ ادائیگیاں نہیں ہو رہی ہیں یونیورسٹیز پریشان ہیں وائس چانسلرز begging bowl لے کر پھر رہے ہیں یہ تمام چیزیں پریس کے اندر موجود ہیں کہ کس طریقے سے وائس چانسلرز پریشان ہیں اور انہوں نے پرائیویٹ سیکٹر کو، بزنس کمیونٹی کو اور دوسروں کو approach کیا ہے گورنمنٹ کو approach کیا ہے لیکن یہ کہنا کہ آڈیٹرز بیٹھیں گے پھر یہ دیکھیں گے کہ کس کو کتنا دیا جائے یہ طریقہ کام کے کرنے کا نہیں ہوتا یہ کام کے ٹالنے کا ہوتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ مسئلے کی urgency کو محسوس کریں آپ یہ کہیں کہ ٹھیک ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر آڈٹ کرواتے ہیں، رپورٹ دیکھتے ہیں اور اس کے بعد جو

[Prof. Khurshid Ahmad]

وعدہ پہلے پرائم منسٹر نے کیا تھا اور انہوں نے بھی بہر حال حالات دیکھنے کے بعد ہی کیا تھا وائس چانسلرز
کی پوری کمیٹی بیٹھی تھی تین دن پورے اسلام آباد میں میٹنگز ہوئی تھیں اور یہ بات اس میں طے کی
گئی تھی کہ ہم اس کو implement کریں گے یہ تو normal courtesy ہے
کہ پچھلی حکومت نے اگر کچھ معاملات کا وعدہ کیا ہے اور یونیورسٹی جیسے اداروں سے جو سیاسی مسئلہ نہیں
ہے ۔ کسی کو آپ خیرات نہیں دے رہے ہیں تو ان کو آپ honour کریں اگر آپ چاہتے
ہیں کہ ان کے لئے review کریں تو آپ کو ۴۵ دن مل چکے ہیں اس کے بعد آپ ایک
ہفتہ اور لے لیجئے اور فوراً release کیجئے تاکہ crisis ختم ہوں ۔ یہ ہمارا مقصد ہے
باقی ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں اور خدا آپ کو توفیق دے کہ آپ تعلیم کے فروغ کے لئے
کوئی اچھا کام کر سکیں ۔

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Ahmed has sought leave to move an adjournment motion on the basis of a report appearing in the daily 'MUSLIM' deated 12th December, 1988. According to this report, twenty universities of the country are facing severe financial crisis and the recurring budget for the year 1988-89 is substantially lower than the allocation for the previous year. According to the learned Senator this is creating a very serious situation for all the institutions of higher learning in the country and, therefore, he would like the business of the House to be suspended to discuss this situation.

The honourable Senator, in support of his privilege motion has stressed the importance of education and specially higher education in the country and has said that this report would seriously prejudice the higher education in Pakistan.

The honourable Minister for Education has denied the truth of the second part of the privilege motion, namely that allocations for the year 1988-89 have been reduced. According to him the allocations have been increased by 11%. As far as the other aspect of the adjournment motion is concerned the matter regarding financial crisis is not a matter which arises overnight. It is a continuing situation. Secondly, this is not a matter relating to one university or one specific issue. It deals with several issues. Thirdly, because it is a

matter which has been going on for some time, it is not a matter of urgent importance which should be discussed in the House.

For all these reasons and specially the fact that the truth of the statement has been denied by the honourable Minister I hold that this adjournment motion is out of order under Rule 75 (a. b and c) of the Rules of Procedure and Conduct of Business of this House. The adjournment motion is ruled out of order.

Next adjournment motion Mr. Muhammad Ishaq Baluch.

جناب محمد اسحاق بلوچ: جناب یہ کسی اور دن کے لئے رکھدیں۔ کیونکہ آج میں نے تیاری نہیں کی۔

جناب چیئرمین: اسے ڈیفر کر دیتے ہیں۔ جناب سہراب خان کھوسہ، اخونزادہ بہرہ ور سعید، ملک فرید اللہ خان، regarding dissolution of the Provincial Assembly اس پر I would like to know the sense of the House. اس پہ طویل بحث ہو چکی ہے on the matter of privilege motion تو اس وقت اگر اس پہ بحث ہوئی تو میرا خیال ہے اسی بحث کو دہرایا جائیگا اسلئے میں چاہوں گا کہ ممبران اس پر میری مدد فرمائیں کہ ان حالات میں کیا کرنا چاہیئے کہ مقصد کسی تحریک التوا کا یہ ہوتا ہے کہ کسی مسئلے پر بحث ہو جائے۔ تو بحث خاصی طویل ہو چکی ہے۔ اور ووٹنگ بھی میں نے محفوظ کر لی ہے۔ بہرہ ور سعید صاحب آپ کا کیا خیال ہے؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب گزارش یہ ہے کہ وزیر صاحب نے خود عمداً یہ کوشش کی تھی کہ دونوں الگ الگ ہوں۔ آپ نے تجویز پیش کی تھی مگر انہوں نے اتفاق نہ کیا۔ لہذا ہم نے ان کا حکم مان لیا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق بحث کریں۔ آخر وہ گورنمنٹ ان پاور ہے اور ہمیں موقع دیں کہ ان کی خواہش کے مطابق اس پر بحث کریں۔ اور ہم بحث کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب یہ آپ رولز آف پروسیجر کا قاعدہ ۷۵ (آئی) دیکھیں اس میں تحریک التوا کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ

Rule 75(i): "It shall not relate to a matter of privilege;"

تو اگر آپ اس کو بطور پریویلیج کے لے آئے ہیں تو پھر اس کو بطور تحریک التوا کے کیسے ڈسکس کریں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب میں اس کو تحریک استحقاق کے طور پر نہیں لایا ہوں میں تو independently اس کو adjournment motion کے طور پر لایا ہوں، میں اس میں شریک نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: لیکن آپ نے اس پر بحث کی اور اس کو سپورٹ کیا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں نے اس پر بحث کی اور اس حیثیت سے کہ وہ سینیٹ کے ایکشن کا یونٹ تھا۔

جناب چیئرمین: جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے بحث بھی اس پر کی ہے اور اس کی تائید بھی کی ہے کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے اور اس کو استحقاق کمیٹی میں بھیجا جائے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: اس لئے جناب کہ حکومت کی خواہش تھی اور ابھی وہ وزیر صاحب موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں، قاضی عبداللطیف۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! آپ اس کو پہلے منظور کر چکے ہیں جب منظور کر چکے ہیں پھر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ چونکہ پہلے استحقاق میں بحث ہو چکی ہے، لہذا اس لئے اس پر بحث نہیں کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جناب سومرو صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Sir, I think that it would not be admissible under Rule 75 (d) and (i).

جناب چیئرمین: آپ صحیح فرما رہے ہیں، پروفیسر خورشید صاحب آپکا اس بارے میں کیا خیال ہے

پروفیسر خورشید احمد: میں ایک way out suggest کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس کا انحصار آپ کی رولنگ پر ہوگا اگر آپ کی رولنگ یہ ہے کہ وہ تحریک استحقاق نہیں ہے تو پھر ان کا استحقاق بن جاتا ہے کہ تحریک التوا لے آئیں یعنی کہ اسے موخر کر دیں آپ، اسی رولنگ پر۔

جناب چیئرمین: جس طریقے پر آپ نے اس تحریک استحقاق پر بحث کروائی ہے وہ عمداً طویل بحث تھی اور اس کے سارے پہلوؤں پر آپ نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے ۔۔۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا! میں عرض کروں گا کہ اس کے بعد جو developments منظر عام پر آئی ہیں اور خاص طور ایک وزیر صاحب کی اور ایک مولانا صاحب کی روبرو جو بات چیت ہوئی ہے اور جو حالات و واقعات ان دونوں نے قوم کے سامنے پیش کئے ہیں وہ مزید developments ہیں اس پر بحث ہونی چاہیئے ۔ دونوں نے کچھ باتیں تسلیم کی ہیں دونوں نے کچھ حقیقتیں بیان کی ہیں دونوں نے کچھ باتوں کی تردید کی ہے جس سے ایک ایسا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے کہ پہلے وہ چیز ہمارے سامنے نہیں تھی وہ اس میں developments ہو گئی ہیں وہ وزیر صاحب اب اگر یہاں نہیں ہیں تو ان کے کابینہ کے دیگر ساتھی تو یہاں ہیں ۔۔۔

جناب چیئرمین: بیرسٹر ظہور الحق صاحب ، آپ کا اس مسئلے میں کیا خیال ہے ۔

جناب ایم ظہور الحق: جناب میں اخونزادہ بہرہ ور سعید کو support کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر بشارت الہی ۔

**Dr. Bisharat Elahi:** The whole issue Mr. Chairman Sir, is that when we started discussing this — this Baluchistan Assembly dissolution issue — and you had requested that we could take the privilege motions and the adjournment motions together, and I distinctly remember that it was the front benches who seriously objected to this and they said a privilege motion is a privilege motion and an adjournment motion is an adjournment motion but if you want to treat them separately as they want too then discussion should be held on this adjournment motion, it should be treated as an adjournment motion.

**Mr. Chairman:** Minister for Justice and Law. The main argument against you is that you yourself wanted a separate discussion on the adjournment motions although the House wanted to come to your rescue and they said please club them together.

**Syed Iftikhar Hussain Gillani:** Thank you Mr. Chairman. As far as the Government is concerned we would not like to oppose this

[Syed Iftikhar Hussain Gillani]
motion. We would welcome the discussion even now if the Chair so feels but I must bring it to the notice of the Houe as you Mr. Chairman, made an observation at the earlier stages that the matter is subjudice before the Baluchistan High Court, in fact the hearing is to commence on 19th that is day after tomorrow and we the Government would not mind if you defer it whenever your honour so desires. We would not oppose discussion, we would welcome the discussion on this.

Mr. Chairman: No but you are saying that you welcome it and at the same time you are saying it is subjudice, so I would like to have a clear view.

Syed Iftikhar Hussain Gillani: Sir, I just bring it to your notice: we leave it to you, we leave it to the Chairman for decision, whatever you desire we are here to obey that.

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب یہ بتایئے کہ رولز ۵، ڈی، اور ایل جن کا ذکر جناب احمد میاں سومرو صاحب نے کیا ہے ان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں ۵، ڈی، یہ کہتا ہے کہ

"it shall not revive discussion on a matter, including the discussion on the admissibility of an ajdournment motion which has been discussed in the Senate or in the Assembly within last four months;"

It is discussion of matter including as adjournment motion

تو یہ ڈسکس نہیں ہو سکتا ہے

یعنی دونوں چیزیں اس میں آگئی ہیں پھر یہ ہے۔

"it shall not relate to a matter pending before any court or other authority"

یہ دونوں میں سمجھتا ہوں آپ کے راستے میں رکاوٹیں ہیں اس کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا! یہ رول جو ہے اس موشن کو اس طرح سے hit نہیں کرتا اگر عدالت میں معاملہ گیا ہے تو یہ تحریک التوا کے پیش کرنے کے کافی دیر بعد گیا ہوگا۔ تحریک التوا پہلے ٹیبل پر موجود تھی اور اس پر جو بحث اس وقت ہوئی ہے اس پر جناب نے بار بار ہر ایک

سپیکر کو یہ یاد دلایا ہے کہ آپ اس پر اپنے دلائل پیش کریں کہ آیا اس سے اس ایوان کے اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں ہوا وہ بالکل مختلف نوعیت کی بحث تھی اور اب یہ مختلف قسم کی بحث ہو گی وہاں تو وہ ٹیکنیکل چیز تھی۔ یہاں اس لئے کہ یہ ایک ارجنٹ چیز ہے یہ قوم کی فوری اہمیت کی چیز ہے یہ ایسا مسئلہ پیدا ہوا ہے جس سے کہ بہت پرانی تاریخ دہرائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب یہ ٹیکنیکل چیز لیکن ہم نے اس کو technically نہیں لیا اور اس کو بڑے کھلے دل سے حکومت نے بھی کہا تھا۔۔

(مداخلت)

اخونزادہ بہرہ ور سعید: آپ کی بات انہوں نے نہیں مانی جناب آپ نے بڑی معقول تجویز پیش کی تھی۔

جناب چیئرمین۔ آپ ان کو اب معاف کر دیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب اگر وہ معافی مانگیں تو میں معاف کر دوں گا۔

**Mr. Chairman:** So, I think that after listening to all the arguments of the two sides I have come to the conclusion that in view of the matter that a detailed discussion on all aspects of this question has already taken place and also in view of the points raised by Mr. Ahmedmian Soomro that this is hit by Rule 75(d) and (i) I don't think it is necessary to have further discussion on these adjournment motions.

**Akhunzada Behrawar Saeed:** Thank you, Sir.

**Mr. Chairman:** We still have few minutes so we can take up the next item of the agenda. This is adjournment motion No. 10 Prof. Khurshid Ahmed. Would you like to take it up today Prof. Khurshid ?

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! چونکہ وقت کم ہے اس کو ڈیفر کر دیں۔

**Mr. Chairman:** Deferred. I think we will now move on to the main item. Report of the Standing Committee item No. 3 Syed Abbas Shah Sahib.

## MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMBLY

**Mr. Chairman:** There are some messages that I would like to read before I go on to that.

This is a message received from the Secretary National Assembly he says that :

In pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973 I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Delimitation of Constituency (Amendment) Bill, 1988 on the 21st of December, 1988. A copy of the Bill is transmitted herewith.

Then a second message :

> In pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973 I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed [The Islamabad Real Estate Agents and Motor Vehicles Dealers (Regulation of Business) (Amendment) Bill, 1988] on the 21st December, 1988. A copy of the Bill is transmitted.

The third is again :

> In pursuacne of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973 we have been informed that the National Assembly has passed [The Civil Servants (Amendment) Bill, 1988] on the 21st of December 1988. A copy of the Bill is transmitted.

## REPORTS OF THE STANDING COMMITTEE

**Mr. Chairman:** Next is item 3 — Report of the Standing Comittee Syed Abbas Shah Sahib.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Sir, I will move it under Rule 172, I was a member of this Committee.

**Mr. Chairman:** Please move.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Sir, I beg to present report of the Standing Committee on Petroleum in regard to the purchase of indigenous crude oil and associated gas, oil exploration, petroleum dealers commission and presentation made by different Divisions before the Standing Committee.

**Mr. Chairman:** It stands presented. Next.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Sir, I beg to move :

"that report of the Standing Committee on Petroleum in regard to the purchase of indigenous crude oil and associated gas, oil exploration, petroleum dealers commission and the presentation made by different Divisions before the Standing Committee, be taken into consideration."

**Mr. Chairman:** The motion moved is :

"that report of the Standing Committee on Petroleum in regard to the purchase of indigenous crude oil and associated gas, oil exploration, petroleum dealers commission and the presentation made by different Divisions before the Standing Committee, be taken into consideration."

*(The motion was carried)*

**Mr. Chairman:** The motion is taken into consideration. We will fix a date for its discussion later on. The next item is No. 5 'general discussion' on the reports of the Council of Islamic Ideology. I think the sense of the House as far as I can understand is that this be taken later on. We first take up the Item No. 6. Professor Khurshid Ahmed, "on the political situation in the country". Is that the sense of the House?

**Honourable Members :** Yes.

## FURTHER DISCUSSION ON — THE POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY UNDER RULE 194

**Mr. Chairman:** O.K. we take it and that is the sense of the House and we proceed to Item No. 6. Professor Khurshid Ahmed to move please.

**Prof. Khurshid Ahmed:** I beg to move :

"that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirement of Rule 22 of

[Prof. Khurshid Ahmed]

the said Rules be suspended as regards the motion under Rule 194 regarding 'that this House may discuss the political situation in the country after the November, 1988 elections and the induction of the new government' may be discussed today.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 194 :

"That this House may discuss the political situation in the country after the November, 1988 elections and the induction of the new Government."

I don't think, I have to put it to the House. It stands moved, so we will start its discussion. Now, who would like to start first ? Qazi Hussain Ahmed Sahib.

قاضی حسین احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ۱۶ نومبر ۸۸ء کے انتخابات اس ملک میں ایک انتہائی تاریخی اہمیت کے انتخابات ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ جناب قاضی صاحب۔ جو جو صاحبان اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں وہ مہربانی کر کے اپنے نام ہمیں دے دیں۔ تاکہ پھر ہم ان کو۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد: نمبر ٹو پر میرا نام لکھ لیں۔ مجھے پھر باہر بھی جانا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ آپ مہربانی کر کے لکھ کر دے دیں۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اسلامی جمہوری اتحاد جن بنیادوں پر تشکیل ہوا تھا ان بنیادوں میں سے ایک اہم بنیاد یہ تھی کہ ۱۶ نومبر کو انتخابات ضرور منعقد کروا دیئے جائیں ہمارے دشمنوں نے ایک خطرناک سازش کے تحت ۱۷ اگست کو بہاولپور میں سابق صدر محترم کو اور ہماری ٹاپ ملٹری قیادت کو ہدف بنا کر اس ملک میں ایک خطرناک خلاء پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ خلاء اس لئے پیدا کیا گیا تھا کہ اس کے بعد اس ملک کو ایک مکمل انتشار کے حوالے کر دیا جائے۔ اس ملک کو ایک مکمل انتشار سے بچانے کے لئے واحد راستہ یہی تھا کہ متعین تاریخ پر جو کہ سابقہ حکومت اور سابقہ صدر نے مقرر کی تھی۔ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کرائے جائیں۔ جناب چیئرمین! اگرچہ اس بات

کی کوششیں کی گئیں کہ انتخابات ۱۶ نومبر سے ملتوی ہو جائیں اور اس کے لئے سیلاب کا بھی ذکر کیا گیا کہ ملک میں بہت زبردست سیلاب آگیا ہے اور دوسرے حالات کا بھی ذکر کیا گیا لیکن اسلامی جمہوری اتحاد نے آپس میں تشکیل کے وقت جو بنیادی نکات طے کئے تھے اس میں ایک بنیادی نکتہ یہ تھا کہ ۱۶ نومبر سے کسی طرح انتخابات کو موخر نہیں کیا جائے گا کیونکہ ۱۶ نومبر سے انتخابات کو موخر کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ اس ملک کو غیر یقینی صورت حال سے دوچار کر دیا جائے جو یقیناً اس سیلاب سے زیادہ نقصان دہ ہوتا جو آچکا تھا۔ اس میں اس وقت کے جو قائمقام صدر تھے انہوں نے بھی ایک تاریخی رول ادا کیا اور اس میں آرمی کے چیف آف سٹاف نے بھی اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے اس کا احترام کیا اور انہوں نے بھی کوشش کی کہ ۱۶ نومبر کو ہی انتخابات منعقد کر دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین! چنانچہ ملک میں ایسے غیر جانبدارانہ انتخابات منعقد کئے گئے کہ ملک بھر کے تمام لوگوں نے اس کو خوش آمدید کہا اس کے بارے میں بین الاقوامی طور پر تسلیم کر لیا گیا کہ یہ واقعی غیر جانبدارانہ انتخابات تھے۔ لیکن جناب والا! اس میں جس پارٹی کو مرکزی سطح پر نسبتاً زیادہ نشستیں ملیں اگرچہ اس پارٹی کو یہاں پر مطلق اکثریت حاصل نہیں ہوئی لیکن جس کو نسبتاً زیادہ سیٹیں ملیں اس نے شور اور واویلا مچا دیا جیسے اس کا کوئی استحقاق اور حق چھینا گیا ہے اور انہوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا۔ عجلت پسندی کا مظاہرہ کیا اگرچہ انہوں نے اپنی اکثریت ثابت نہیں کی تھی۔ اور ان کو اکثریت بھی حاصل نہیں تھی لیکن ان کو وزیر اعظم نامزد کر دیا گیا تو اس کے بعد پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ پنجاب میں دھاندلی کا الزام تھا۔ جس صوبے میں ان کو اکثریت نہیں ملی۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی چیئرمین رسید محمد فضل آغا کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

قاضی حسین احمد: اس میں انہوں نے دھاندلی کا الزام لگایا سندھ میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی۔ صوبہ سرحد میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی بلوچستان میں کوئی نہیں ہوئی لیکن پنجاب میں انہوں نے اس لئے دھاندلی کا الزام لگایا کیونکہ وہاں وہ اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنے میں ناکام ہوئے۔ جن انتخابات کو ساری دنیا نے تسلیم کر لیا کہ یہ غیر جانبدارانہ ہوئے منصفانہ ہوئے۔ ہماری حکومت نے اس کو غیر جانبدارانہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس پارٹی کے بارے میں جنہوں نے اس ملک کو ایک تاریخی مرحلے اور بحران سے

[Qazi Hussain Ahmed]

نکالا تھا ان کے بارے میں انہوں نے بیجا طور پر دھاندلی کا الزام لگا کر آغاز کر دیا اس بات کا کہ یہاں پر ایک کشمکش ہو یہاں پر ٹینشن ہو یہاں پر عوام کا جو حق ہے عوام کی جو رائے ہے اس کا احترام نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں مرکز اور پنجاب کے درمیان ایک کشمکش شروع ہو گئی اور اس کے بعد مرکزی حکومت کی طرف سے نامزد وزیراعظم نے حلف اٹھایا اس کے فوراً بعد پہلا کام انہوں نے یہ کیا اور انہوں نے کوشش کی کہ پنجاب کا وزیراعلیٰ حلف نہ اٹھا سکے یہ ان کا دوسرا غیر جمہوری اقدام تھا اور اس کے نتیجے میں جمہوریت کی جس لائن پر ہم اس کو لگانا چاہتے ہیں۔ ۔ ۔

جناب جاوید جبار: پوائنٹ آف آرڈر۔ مجھے بالکل کوئی شوق نہیں ہے کہ اپنے معزز ساتھی کی تقریر میں مداخلت کروں۔ لیکن اس خاص نکتے کے بارے میں جس کا ابھی انہوں نے ذکر کیا کہ وزیراعظم کوشش کی حلف اٹھانے سے پہلے وزیراعلیٰ پنجاب کے حلف اٹھانے میں مداخلت کرنے کی اسکی بڑے واضح طور پر نیشنل اسمبلی میں contradiction کر دی گئی ہے لہٰذا اس طرح کے سٹیٹمنٹ کو دھرانا، ایک defamatory action ہو گا، میں گزارش کرونگا کہ اس بات کو نہ دہرایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جناب قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اس کے بارے میں سابق گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ یہ کوشش کی گئی تھی اور اگر سینیٹ میں بھی defamatory چیز لاگو ہو سکتی ہے تو وہ معزز وزیر صاحب میرے اوپر لاگو کر دیں۔ پنجاب میں پھر حکومت کے ساتھ کشمکش کی گئی اور وہاں پر ایک ایسے گورنر کو متعین کر دیا گیا۔ جس کو اس کے شہر کے عوام نے مسترد کر دیا تھا، لیکن پھر بھی اس کو پورے صوبے کے اوپر مسلط کیا گیا اور اس گورنر کے ساتھ پھر بہت تلخ یادیں وابستہ ہیں یعنی مشرقی پاکستان کے بعد وہاں جو بنگلہ دیش بنا ہے، اس میں ان کا جو رول ہے وہ ایک تلخ یاد دلاتا ہے۔

اس گورنر کا نام زبان پر آتے ہی ایک غیر جمہوری اقدام کی یاد آتی ہے اور ایک صوبے کے عوام کو ان کے حقوق سے محروم کرنے والی یادیں جو ہیں وہ سامنے آجاتی ہیں۔ اس لئے جناب چیئرمین! یہ پھر دوسرا مرکزی حکومت کا اقدام تھا جس کے نتیجے میں یہاں پر یہ صورت حال پیدا ہوئی جمہوریت اور پھر اس میں رواداری، اس میں تمام لوگوں کے تحفظ کا جو احساس ہے، ان چیزوں کی بجائے ملک کو ایک دوسرے

راستے پر جو کہ نزاع عناد اور باہمی کشیدگی کا ہے، ڈالا گیا۔

جناب والا! اس کے بعد جو تیسرا اقدام کیا گیا وہ بلوچستان کی اسمبلی کی برطرفی کا اقدام تھا۔ بلوچستان کی اسمبلی کی برطرفی کا اقدام ایک غیر جمہوری اقدام ہے اور اس کی ابھی تک حکومت نے کوئی وضاحت نہیں کی کہ یہ اقدام کیسے ہوا، کیوں انہوں نے کیا، انہوں نے اس پر لاعلمی کا ضرور اظہار کیا ہے لیکن جو اضطراب ایک مرکزی حکومت کو اتنے بڑے اقدام پر ہونا چاہیئے تھا وہ وہاں مفقود تھا اور ہمیں اس بات کی کوئی علامت نظر نہیں آئی کہ واقعی یہ اقدام ان کے علم کے بغیر کیا گیا ہے۔ اگر یہ اتنا بڑا اقدام ان کے علم کے بغیر کیا گیا ہے تو ان کو اس پر بے چینی ہونی چاہیے تھی، ان کو اس کے بارے میں اقدامات کرنے چاہیں تھے اور اپوزیشن جو احتجاج کر رہی تھی وہ اپوزیشن کے ساتھ مل کر اس کا مداوا کرتی لیکن اس کی بجائے انہوں نے اس کو مشروط کر دیا کہ اگر اپوزیشن والے آٹھویں ترمیم کے بارے میں کوئی بات کریں گے تو ہم بلوچستان کی اسمبلی کی بحالی کے بارے میں بھی کوئی بات کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ یہ ان کا اس طریقے سے مشروط کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ بلوچستان کی اسمبلی کو برطرف کرنے میں حکومت کا ہاتھ تھا اور انہوں نے bargaining کے لئے یہ اقدام کیا تھا اور پھر اس وقفہ کو استعمال کر کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کا اقدام انہوں نے کیا تھا۔

جناب چیئرمین! صوبہ سرحد کی اسمبلی میں بھی حکومت کی پارٹی نے، جس کی مرکز میں بھی حکومت ہے وہاں مختلف طریقے سے حکومت بنائی ہے اگرچہ وہاں سب سے زیادہ سیٹیں اسلامی جمہوری اتحاد کو حاصل تھیں، لیکن وہاں پر سب سے بڑی پارٹی کو حکومت نہیں بنانے دی گئی، جس اصول کے تحت وہ خود مرکز میں حکومت بنانے کا دعویٰ کر رہے تھے اسی اصول کو پامال کرتے ہوئے انہوں نے وہاں پہ ایک ایسی پارٹی سے اتحاد کرنا گوارا کیا، جس پارٹی کے لیڈروں پر ملک دشمنی کا الزام لگا کر اپنے سابقہ دور میں ایک ٹربیونل قائم کر کے ملک کے خلاف اقدامات کئے ہیں اور انہیں حیدر آباد جیل میں ڈال دیا تھا ان پر انہوں نے اپنے سابقہ دور میں کھلم کھلا الزامات لگائے تھے کہ انہوں نے ملک سے غداری کی ہے اور یہ الزامات ان پر الیکشن سے پہلے بھی وہ لگاتے رہے لیکن یہ بے اصولی کی انتہا ہے کہ صرف اختیار اور اقتدار کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے لئے انہوں نے یہ بے اصولی کرنا گوارا کی ہے۔

[ Qazi Hussain Ahmed ]

جناب چیئرمین! انہوں نے اگلا قدم یہ اٹھایا کہ ملک بھر میں جتنے بھی تخریب کار، جتنے بھی دہشت گرد تھے، جتنے بھی لوگ بموں کے دھماکوں میں ملوث تھے ایسے لوگ جن پر بہت serious charges تھے۔ جیسے جہاز کا اغوا، بموں کے دھماکے، ملک کے اندر تخریب کاری کرنے کے الزامات ان سب کو بغیر مقدمہ چلائے چھوٹ دے دی اور ان سب کو کھلا چھوڑ دیا۔

جناب والا! ہم یہ نہیں کہتے اور نہ ہی کبھی ہم نے یہ کہا تھا کہ مارشل لاء کی عدالتوں سے جن کو سزائیں دی گئی ہیں ان کی سزاؤں پر کوئی نظرثانی نہ ہو۔ اور ہمارے ساتھیوں کو یاد ہو گا کہ پچھلے دور میں بھی جب سے یہ مارشل لاء اٹھا ہے، ہم وہ لوگ تھے کہ ہم نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ان تمام لوگوں کو جن کو مارشل لاء کی عدالتوں سے سزائیں دی گئی ہیں ان پر کھلی سول عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے اور اسی طرح ہمارا یہ بھی مطالبہ تھا جو منصفانہ طریقے سے پہلے اقدامات ہوئے ہیں ان کو indemnity دی جائے اور جو غلط اقدامات ہوئے ہیں ان کو ختم کر دیا جائے لیکن جناب چیئرمین! گیارہ سال میں جس نے کوئی قتل کیا جس نے دہشت گردی کی، جس نے تخریب کاری کی، اور ان کو مارشل لاء کی عدالتوں سے سزا ملی تو ان سب کو کھول دینا، ان کو کھلی چھوٹ دے دینا، یہ جناب چیئرمین! کسی طرح بھی انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں تھا۔ اس حکومت نے ابھی تک کوئی مثبت اقدام تو نہیں کیا۔ لوگوں کی فلاح کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا، اور یہاں پر انصاف فراہم کرنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ معاشی عدل کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا، جو اقدامات انہوں نے اپنی cheap popularity کے لئے اٹھانے چاہے، کچھ خاص طبقے کے اندر ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے، جرائم پیشہ طبقہ کے اندر ہر دلعزیز بننے کے لئے، وہ یہ تھے کہ جرائم پیشہ لوگوں کو انہوں نے رعائتیں دیں اور انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ حالانکہ ہمارے چاروں طرف جو صورت حال ہے اور ملک کے اندر کی جو صورت حال ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور اس صورت حال میں تو ہمیں بہت نظر رکھنی چاہیئے تھی لیکن حکومت نے بے اصولی سے کام لیتے ہوئے، یہ قدم اٹھایا ہے۔

جناب چیئرمین! فتح کے نشے میں انہوں نے جو جشن منائے اس میں جو ملکی قانون کی خلاف ورزیاں کی گئیں۔ میرے اپنے بہت ہی قریبی عزیز ساتھیوں کی یہ چشم دید رپورٹ ہے کہ کراچی میں کلفٹن کے ساحل پر ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں شراب پی کر ناچتے رہے۔

( آوازیں - شیم - شیم )

ہوٹلوں کے سامنے لڑکیوں اور لڑکوں نے ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں پکڑی ہوئی لوگوں کو دکھائیں جیسے کہ ان کے اوپر شراب کی پابندی تھی اور جشن اس بات کا منایا جارہا ہے ۔۔ اور بعض اخبارات میں بھی آیا ہے کہ شراب پر سے پابندی اٹھ گئی ہے ۔۔ اور اسی بات کا یہ جشن تھا، اسی بات کی فتح تھی ۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ہم نے یہ دیکھا کہ دوپٹے اتر گئے ہیں ۔ حالانکہ جناب چیئرمین! دوپٹے اوڑھنا اور شراب پر پابندی، یہ ہمارے ملک کے بنیادی اقدامات ہیں

Mr. Javed Jabbar: Question ?

قاضی حسین احمد: یہ ہماری ثقافت ہے، یہ ہماری اقدار ہیں، اسی وجہ سے ہم ہندوستان سے الگ ہیں، اسی وجہ سے ہمیں پہچانا جاتا ہے ۔ ہماری پہچان کو ختم کرنے کا جشن منایا گیا اور ہماری اقدار کو ختم کرنے کا جشن منایا گیا ۔ ہمارے مذہب اور دین میں جو بالکل واضح احکامات ہیں ان کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کی گئیں اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں اس طرح کی نمائش کی گئی ۔

جناب چیئرمین! پھر اس ملک میں اتنی کھلم کھلا امریکی مداخلت ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی، اس دور میں اور اس حکومت کے دور میں امریکن سفیر نے بالکل کھلے عام یہ کہا کہ میں نے یہاں یہ رول ادا کیا، میں نے حکومت بنانے میں اور حکومت کو اختیارات دینے میں ایک بنیادی کردار ادا کیا، اس نے خود پریس میں یہ بات کی تھی اور الیکشن مہم کے دوران، جس بات کے متعلق ہمارا ابھی خیال تھا جو کہ ہمارا ایک نظریہ تھا، اگرچہ اس کی پشت پر دلائل تھے، وہ اس حکومت کے دوران کھل کر منظر عام پر آ گئے ہم نے کہا تھا کہ Jewish lobby اس حکومت کی پشت پر ہے و Hindu, Soviet Jewish lobby اس حکومت کی پشت پر ہے اور Jewish lobby کا جو بڑا نمائندہ ہے اس کا نام اس وقت بھی لیا گیا تھا ۔ آج وہ پاکستان میں اسی طرح گھوم پھر رہا ہے جس طرح اس کا ملک ہو اور ہم باجگزار ہوں اور وہاں سے یہاں کے تمام مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے آیا ہو ۔ یہ ایک آزاد و خود مختار اور اسلامی ملک ہے ۔ عربوں کے ساتھ ہمارے بہت ہی قریبی تعلقات ہیں اس ملک میں امریکن کانگریس کے ایک Jewish نمائندے اور American and Jewish lobby کے سرخیل کا اس طریقے سے مداخلت کرنا اور حکومت کا اس کی خوشامد کرنا اور اس طرح سمجھنا

[Qazi Hussain Ahmed]

جیسے اسنے ان کو سب کچھ دیا ہے یہ شرمناک ہے۔

جناب چیئرمین ! اسپر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے American and Jewish lobby کی یہاں مداخلت اس سے پہلے بھی تھی لیکن وہ اپنے عروج تک اب پہنچی ہے۔ اور اس نے اس حکومت کے اندر آکر سارے پردے اور حجابات توڑ دیئے ہیں اور بالکل کھلم کھلا وہ ہمیں یہ جتلانا چاہتے ہیں (پاکستانی قوم کو) کہ تم ہمارے غلام ہو اور ہم تمہارے امور کا فیصلہ کریں گے جناب چیئرمین ! اس میں خصوصی طور پر جو قابل گرفت بات ہے وہ اس وقت ہندوستان کے ساتھ جو خصوصی طور پر پینگیں بڑھ رہی ہیں اس میں اپنے مفادات کو چھوڑنے اور نظر انداز کرنے والا attitude ہے۔ اور اسی پر Jewish lobby بغلیں بجا رہی ہے Far Eastern Economic Review میں سٹیفن سولاز کا ایک مضمون شائع ہوا ہے اس نے موجودہ حکومت کے قیام پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے اور اپنی خوشی کی اس نے بنیادی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انڈیا کے ساتھ ان کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے اور اس نے quote کیا ہے کہ میں نے گھنٹوں کئی نشستوں میں ایک ہی مدت تک (یہ اس کے الفاظ ہیں لمبے عرصے پر پھیلی ہوئی کئی طویل نشستوں میں گھنٹوں تک) بے نظیر بھٹو صاحبہ کے ساتھ ملاقاتیں اور discussions کی ہیں اور اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ انڈیا ان کا بہت بڑا اور عظیم پڑوسی ہے اس کے ساتھ یہ غیر ضروری کشمکش ختم کر دیں جیسے جناب والا! یہ کشمکش ہم نے شروع کی ہے اور ہم اسے ختم کرنا چاہتے ہیں آپ کو اور سب لوگوں کو معلوم ہے کہ انہوں نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے وہاں مسلمان اقلیت پر ظلم ہو رہا ہے انہوں نے ہمارے نظریئے کو قبول نہیں کیا (دو قومی نظریئے کو) انہوں نے خوش دلی سے پاکستان کو قبول نہیں کیا اور یہی وجہ رہی ہے ہمارے اور ان کے درمیان جو تنازعات اور جنگیں ہوئیں ان کی یہی روش رہی اور یہی attitude رہا۔ ہماری طرف سے کوئی کمی نہیں رہی۔ ہم نے ہمیشہ ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی کوشش کی لیکن ان کی روش نے ہمیں کبھی بھی چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ ملک کے دو حصے اور دو ٹکڑے کر دیئے ہیں اس حکومت کے ساتھ ان کے قریبی رابطے، ثقافتی معاہدے، اپنی پہچان کو ختم کرنے والے معاہدے ہیں یہاں تک کہا گیا ہے اور

اخبار میں رپورٹ ہوا ہے (فرنٹیئر پوسٹ میں) کہ ہندوستان کے ساتھ جو معاہدہ کیا گیا ہے اس میں ....

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Point of order, Sir.

Mr. Deputy Chairman: Yes, Barrister Zahoor-ul-Haq is on a point of order.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir, a very important speech is being delivered by an honourable Senator and it is surprising that there is no body representing the Government except the honourable Minister of State for Information. I would request that such like debates should be attended by the responsible Ministers concerned so that if they want to give an appropriate reply they can do so.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! بیرسٹر ظہور الحق صاحب کا فرمانا بالکل صحیح ہے میری گزارش یہ ہے کہ اس قسم کی debates میں گورنمنٹ کی طرف سے بھی participation پوری ہونی چاہیئے۔ اور ممبر حضرات کی تعداد بھی کم ہے ہمیں اپنی لائنوں میں discipline رکھنا چاہیے جو خصوصی طور پر اس قسم کی debates میں ضروری ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب! میں محترم بیرسٹر ظہور الحق صاحب کی حمایت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا کی پارلیمانوں میں اور خاص کر پارلیمنٹری سسٹم میں یہ روایت ہے کہ اس قسم کی بحثوں میں وزیر اعظم خود موجود رہتا ہے اس لئے ہماری وزیر اعظم کو بھی کہ وہ چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے انکو یہ بحث سننی چاہیے اور respond دینا چاہئے۔

Mr. Javed Jabbar: Sir, I just want to say that I am making note of all the points being made by my honourable colleagues and these will be conveyed to the colleagues in the Cabinet and I assure you that the absence of the Ministers does not necessarily indicate a lack of interest or respect for the Senate.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! لیکن اس کے باوجود بھی ہاؤس کا ڈسپلن اور ---

(interruptions)

احمد میاں سومرو صاحب میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس کے باوجود

[Mr. Deputy Chairman]

I will request to the Ministers and to the Members to maintain the dignity of the House and be present in the House.

**قاضی عبداللطیف:** پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! اگر محض ان تک پہنچانے کی بات ہے تو وہ اخبارات کے ذریعے آپ سے زیادہ معلوم کریں گے ایسی بات تو نہیں ہے۔۔۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, Media cannot always report all the very valuable points made by my colleagues. So, I am making sure that every point is noted.

ہر نکتہ جو قاضی صاحب فرما رہے ہیں یا فرمائیں گے اس کو ہم نوٹ کریں گے۔

**جناب ڈپٹی چیئرمین:** جی جتوئی صاحب۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی:** جناب شکر ہے جاوید جبار صاحب ہیں ٹی وی میں رپورٹنگ ہوگی اگر وہ نہ ہوتے تو شاید نہ ہوتی۔

**جناب ڈپٹی چیئرمین:** جاوید جبار صاحب کے آنے سے رپورٹنگ کافی بہتر ہوگئی ہے۔ بہرحال اگر باقی متعلقہ وزراء کی موجودگی ہو تو بہتر ہوگا۔ جی قاضی صاحب فرمائیں۔

**قاضی حسین احمد:** جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ یہ خبر میں نے فرنٹیئر پوسٹ میں دیکھی ہے کہ ثقافتی معاہدہ جو ہندوستان کے ساتھ ہوا ہے اس میں اس بات پر بھی اتفاق کیا گیا ہے کہ دونوں ممالک کی نصابی کتب کو دیکھا جائے گا اور اس میں جائزہ لیا جائے گا اور جغرافیہ اور تاریخ کے بارے میں جو بھی متنازعہ امور ہیں وہاں سے نکال دیئے جائیں گے اب جناب چیئرمین! جغرافیہ ہی پر ہمارا ہندوستان کے ساتھ بہت بڑا تنازعہ ہے اور وہ تنازعہ یہ ہے کہ کشمیر کو وہ لوگ اپنا اٹوٹ انگ قرار دے رہے ہیں جبکہ یہ تو ہمارا جزو لاینفک ہے اور وہ تو ہمارے جو آزاد کشمیر کے علاقے ہیں اور یہاں تک کہ جو شمالی علاقہ جات ہیں ان تمام پر دعویٰ رکھتے ہیں اس طرح کے کسی معاملے کو اس طریقے سے معاہدے کا جزو بنانا جبکہ ہمارا ان کے ساتھ تنازعہ ہے جوناگڑھ مناودر حیدرآباد کشمیر یہ تمام تنازعات جو ہیں ان کا فیصلہ نہیں ہوا لیکن ان تنازعات کی موجودگی میں نصابی کتب میں اس بات کا ماننا یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ کس طریقے سے اس کو قومی مفاد میں سمجھا جاتا ہے پھر کشمیر کے مسئلہ پر پریس کانفرنس کے دوران پاکستانی وزیراعظم

کا رویہ دیکھ کر تمام لوگوں کو صدمہ ہوا ناظرین کو صدمہ ہوا کہ ہندوستان کے وزیر اعظم سے تنازعہ کشمیر کے بارے میں جب سوال کیا گیا کہ وہ علاقہ ہمارے اور تمہارے درمیان متنازعہ ہے اور یو این او میں آپ نے قراردادوں کے ذریعے سے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وہاں پر رائے شماری ہونی چاہیے تو ہندوستان کے وزیر اعظم نے کہا کہ وہاں تو تین چار دفعہ انتخابات ہوئے ہیں اور وہاں تو رائے شماری ہو چکی ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ہماری وزیر اعظم منہ میں گھنگنیاں ڈال بیٹھی رہیں اور اس بات کو refute نہیں کیا اس پہ کوئی response نہیں دیا اور اس پہ تمام قوم کو سخت صدمہ ہوا کہ اتنے اہم موقع پر اپنے مؤقف کا اظہار نہیں کیا وہ ہندوستانی وزیر اعظم کے سامنے اتنی پگھلی جا رہی تھی کہ اپنے جو جائز حقوق ہیں جو ستر لاکھ کشمیریوں کے حقوق ہیں ان پر بات نہیں کی۔

Mr Chairman: The House is adjourned to meet tomorrow at 10.00 a.m. Thank you.

---

*(The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Wednesday, January 18, 1989]*

---

PCPPK–Litho/2660(88-89) Senate–6-6-1991–300.